اللہ
رسول
محمد
تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور جانور
علامہ مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حیوانات کی ناموس رسالت کے لئے قربانیاں

اذانِ حجاز میں سے ایک باب مع اضافہ

تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور جانور

علامہ مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات کوٹ مظفر میلسی وہاڑی

سجاد پبلی کیشنز

رحمٰن پلازہ مچھلی منڈی اردو بازار لاہور پاکستان

Mob: 0300-7591943

Sajjad.ahmedsajjad@facebook.com

Sajjad.ahmedsajjad@yahoo.com

ضابطہ:

نام کتاب: تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور جانور

مولف: علامہ مفتی ضیاء احمد قادری رضوی 03044161912

تعداد: 3000

کمپوزنگ: قادری کمپوزنگ سینٹر

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

سن اشاعت: جمادی الاول 1438 بمطابق فروری 2017

ھدیہ 100 روپے

ملنے کے پتے

سجاد پبلی کیشنز رحمان پلازہ مچھلی منڈی اردو بازار لاہور

ہجویری ورائٹی ہاؤس سوڈیوال ملتان روڈ لاہور

مکتبہ طلع البدر علینا جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

دارالنور مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور

قادری کتب خانہ قائداعظم روڈ میلسی

مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ

قادری کتاب گھر کوٹ مظفر

مولانا فیض احمد قادری رضوی 03078774437

عاشق رسول جناب الحاج محمد آفتاب قادری رضوی صاحب جناب عزت مآب الحاج محمد نعیم صاحب جناب محمد انعام اللہ قادری رضوی جناب قاری محمد سراج الدین قادری جناب محمد وسیم صاحب جناب محمد الیاس قادری صاحب جناب مولانا قاری سجاد حسین قادری

الانتساب

امام اہل سنت امام اہل عزیمت محافظ ناموس توحید و رسالت

مجدد الف ثانی امام ربانی کاشف اسرار حقانی

حضرت سیدنا الشیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ

و

امام اہل عشق و محبت امام اہل سنت کشتہ عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

مجدد دین وملت محافظ دین و ناموس رسالت

الشیخ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

و

حضرت اقدس عارف باللہ

الشیخ العلامہ الحاج

مفتی محمد فیاض احمد سعیدی صاحب

مہتمم جامعہ سراج الحرمین

و

محترم المقام جناب

الحاج قبلہ میاں فیاض احمد صاحب

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدرد اہل سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی صاحب حفظہ اللہ تعالی

جانور اور ناموس رسالت کا تحفظ

فہرست

ہر چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتی ہے

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنھما ان النبی ﷺ قال لیس شئی بین السماء ولارض الایعلم انی رسول اللہ ﷺ غیر عاصی الجن والانس

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمینوں اور آسمانوں میں کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے نا جانتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں سوائے نافرمان جنوں اور انسانوں کے

(مسند امام احمد بن حنبل جلد ۳ ص ۳۱۰ مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

تنکا رسول اللہ ﷺ کو جانتا ہے تو کیا رسول اللہ ﷺ نہیں جانتے

اس ضمن میں ایک قول نقل کیا جاتا ہے حضرت محدث اعظم مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک بار کراچی تشریف لے گئے تو وہاں ایک کتب خانہ کے مالک نے سوال کیا کہ تم کہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ ہر چیز کو جانتے ہیں اس نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا کہ کیا اس کو بھی جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم یہ بتاؤ یہ تنکا رسول اللہ ﷺ کو جانتا ہے؟ تو وہ چپ ہو گیا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے زمینوں اور آسمانوں میں کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے نا جانتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں سوائے نافرمان جنوں اور انسانوں کے کیا یہ زمین و آسمان میں ہے کہ نہیں؟ اب وہ چپ سادھ گیا تو آپ نے فرمایا کہ جب یہ تنکا رسول اللہ ﷺ کو جانتا ہے تو کیا رسول اللہ ﷺ کا علم شریف اتنا کم ہے کہ اس کو نہیں جانتے؟

بھنی ہوئی بکری سے بھی نہ رہا گیا

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان امرۃ یھودیۃ اتت النبی ﷺ بشاۃ مسمومۃ فاکل منھافجئی بھاالی رسول اللہ ﷺ فسالھاعن ذلک فقالت اردت لاقتلک قال لاماکان اللہ لیسلطک علی ذلک وجاء فی روایۃ البزار لھذالحدیث عنہ رضی اللہ عنہ فلمامدیدہ لیاکل قال رسول اللہ ﷺ ان عضوامن اعضائھایخبرنی

انها مسمومة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت یہودیہ زہر ملائی بکری لائی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے سوال کیا تو اس نے کہا کہ میں آپ کو شہید کرنے کا ارادہ رکھتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی تم کو اتنی طاقت نہیں دے گا

مسند بزار کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس کی طرف بڑھایا کھانے کے لئے تو فرمایا اس کے ایک عضو نے بول کر کہا کہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے

بخاری کتاب الھبہ باب قبول ھبۃ المشرک وصحیح مسلم کتاب السلام باب السم رقم الحدیث ۴۵

اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی عزت کا مسئلہ ہو تو مری ہوئی پکی ہوئی اور بھنی ہوئی بکری بھی بول پڑتی ہے اس نے زبان حال سے بتا دیا کہ تم تو رسول اللہ ﷺ کے غلام ہو تم کسی حال میں بھی ہو جب بھی رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی بات آئے تو یہ نہ دیکھنا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا مجھے دیکھو میں کس حال میں ہوں مگر پھر رسول اللہ ﷺ کے لئے بول رہی ہوں

بچھڑے کا رسول اللہ ﷺ کو تکلیف سے بچانا

عن عائشہ رضی اللہ عنہا کان لآل النبی ﷺ وحش فاذا خرج رسول اللہ ﷺ لعب واشتد واقبل وادبر فاذا حس برسول اللہ ﷺ قد دخل ربض فلم یترمرم مادام رسول اللہ ﷺ فی البیت کرھیۃ ان یوذیہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں ایک بچھڑا تھا جب رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو کھیلتا کودتا اور آگے پیچھے ہوتا تھا پس جب وہ محسوس کرتا کہ اب رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں تو چپ کر جاتا نہ ہلتا اور نہ کھیلتا جب تک رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف فرما ہوتے تو اس ڈر سے کہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ ہو

مسند امام احمد بن حنبل جلد ۶ ص ۱۱۲ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ایک بچھڑا اتنا خیال کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ ہو تو ہم تو پھر انسان ہیں اور مسلمان ہیں ہم کو زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے

رسول اللہ ﷺ کی عزت کے مسئلہ پر بکریاں بھی اختلاف نہیں کرتیں

قال الواقدی بسندله کانت عصماء تحرض علی المسلمین وتوذیهم فلماقتلهاعمیر قال النبی ﷺ لاینتطح فیهاعنزان

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں عصماء جو مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو ابھارتی تھی اور مسلمانوں کو تکلیف دیتی تھی جب اس کو حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں تو دو بکریاں بھی اختلاف نہیں کرتیں

الاصابۃ ص ۱۰۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

یعنی بکریاں جو گھاس کھانے پر اختلاف کر بیٹھتی ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے مسئلہ میں متحد ہیں ان کو کوئی اختلاف نہیں ہے پتا نہیں آج لوگ کیوں اختلاف کر بیٹھتے ہیں اور ان کو رسول اللہ ﷺ کی ناموس کا مسئلہ سمجھ نہیں آ رہا کاش کہ بکریوں کا گوشت کھانے والے ان کے طریقے اپنا کر رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کے لئے متحد ہو جاتے

رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو زخمی کرنے والے کو بکرے نے مار دیا

عن نافع بن عاصم رضی الله عنه قال الذی دمی وجه رسول الله ﷺ عبدالله بن قمئه رجل من هذیل فسلط الله علیه تیسا فنطحه حتی قتله

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنو ھذیل کا ایک شخص عبد اللہ بن قمئہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو زخمی کیا تو اللہ تعالی نے اس ایک بکرا مسلط فرما دیا اسنے اس کو سینگ مار مار کر اس کو مار دیا

دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۶۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

بکرے نے گستاخ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے

عن ابی امامه رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ رماه عبدالله من

قمئه بحجر يوم احد فشجه في وجهه وكسر رباعيته وقال خذهاوانا ابن قمئه فقال رسول الله ﷺ وهويمسح الدم عن وجهه مالك اقماك الله فسلط الله تيس جبل فلم يزل ينطحه حتى قطعه قطعة قطعة

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ کو عبداللہ بن قمئہ نے ایک پتھر مارا جس سے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی کردیا اور رسول اللہ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے تو وہ کہنے لگا کہ اسکو پکڑیں میں ابن قمئہ ہوں تو رسول اللہ ﷺ تمہیں کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ تم کو ذلیل کرے پس رسول اللہ ﷺ کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور اس پر پہاڑی بکرا مسلط فرمادیا اس بکرے نے اس کو مار مار کر سینگ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردئے

المعجم الکبیر جلد ۸ ص ۱۵۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

بکری کا رسول اللہ ﷺ کے آرام کا خیال کرنا

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک بکری تھی جب تک رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف فرما ہوتے تو وہ خاموش بیٹھی رہتی نہ ہلتی جلتی نہ آتی جاتی اور جب کریم آقا ﷺ تشریف لے جاتے تو وہ اچھلنا شروع کردیتی

(بھجۃ المحافل جلد ۲ ص ۲۲۴)

بکری کا رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کرنا

عن انس بن مالك رضي الله عنه قال دخل النبي ﷺ حائطاللانصار ومعه ابوبكر وعمر ورجال من الانصار وفي الحائط غنم فسجدت لرسول الله ﷺ فقال ابوبكر يارسول الله كنانحن احق بالسجود لك من هذه الغنم فقال انه لاينبغي من امتي ان يسجد احد لاحد ولوكان ينبغي ان يسجد احد لاحد لامرت الامرءة ان تسجد لزوجها

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے ساتھ میں حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ایک بکری نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم زیادہ حق رکھتے ہیں اس بکری سے کہ آپ کو سجدہ کریں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کو سجدہ کرے اگر کسی کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے

دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۲۲۶ مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت

اس بکری نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرتے وقت کسی سے سوال نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کرنا جائز ہے کہ نہیں اس نے آتے ہی رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کر دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دل چاہنے لگا کہ ہم بھی رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کریں مگر رسول اللہ ﷺ نے سجدہ سے منع فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ سجدہ تعظیمی منع ہے تعظیم منع نہیں وہ لوگ جاہل ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کو ہی شرک کہتے ہیں ایسے لوگوں کو بکری جتنی ہی عقل نہیں

گھریلو جانور کا رسول اللہ ﷺ کا ادب کرنا

عن عائشة رضی الله عنها قالت کان عندنا داجن فاذا کان عندنا رسول الله ﷺ قر وثبت مکانه فلم یجئ ولم یذهب واذا خرج رسول الله ﷺ جاء و ذهب

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک جانور تھا جب تک رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف فرما ہوتے تو وہ کھڑا رہتا نہ بھاگتا نہ اچھلتا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے جاتے تو وہ بھی اچھلنا شروع کر دیتا

زرقانی علی المواہب الدنیہ جلد ۶ ص ۵۶۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

وہ بھاگتا کیوں تھا؟

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا ایک معنی یہ ہے

لایتحرك ادبا معه ﷺ

وہ رسول اللہ ﷺ کے ادب کے پیش نظر حرکت نہ کرتا تھا

زرقانی علی المواہب الدنیہ جلد ۶ ص ۵۶۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

دوسرا معنی

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

قیل معناہ من لم یقر لعدم رؤیتہ ﷺ شوقا لہ

اس کا ایک معنی یہ بھی کہ وہ جانور رسول اللہ ﷺ کے دیدار نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہوتا تھا کیوں کہ اس کو رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے کا بہت شوق تھا

مواہب الدنیہ جلد ۶ ص ۵۶۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

اس سے ثابت ہوا کہ وہ جانور ہو کر رسول اللہ ﷺ کی محبت میں تھوڑی دیر بھی رسول اللہ ﷺ کی جدائی برداشت نہیں کرسکتا ہم تو پھر انسان ہیں اور مسلمان ہیں ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت تامہ رکھنی چاہیئے وہ بھاگتا اور اچھلتا بھی رسول اللہ ﷺ کی جدائی کی وجہ سے تھا اور سکون سے کھڑا ہونا بھی اس کا رسول اللہ ﷺ کے ادب کی وجہ سے تھا

شیر کا رسول اللہ ﷺ کا نام سن کر غلام بن جانا

عن سفینۃ مولی رسول اللہ ﷺ ورضی اللہ عنہ قال رکبت البحر فانکسرت سفینتی التی کنت فیہا فرکبت لوحامن الواحہا فطرحنی اللوح فی اجمۃ فیہا الاسد فاقبل الی یریدنی فقلت یاابا الحارث انامولی رسول اللہ ﷺ کان من امری کیت وکیت فاقبل الاسد فطاطاراسہ واقبل الی فدفعنی بمنکبہ حتی اخرجنی من الاجمۃ ووقفنی علی الطریق ثم ھمھم فظننت انہ یودعنی

حضرت سفینہ رسول اللہ ﷺ کے غلام فرماتے ہیں کہ میں ایک بار سمندر کا سفر کر رہا تھا میری کشتی ٹوٹ گئی تو میں اس کے ایک تختے پر سوار ہو گیا تو سمندر نے اس تختے کو شیروں کی کچھار میں پھینک دیا ایک

شیر میری طرف آیا وہ مجھے کھانا چاہتا تھا تو میں نے کہا اے ابو حارث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور میرا یہ معاملہ ہوا ہے بس شیر نے اپنے سر کو جھکا دیا اور میری طرف آیا اور مجھے راستہ بتاتا ہوا ساتھ چل پڑا مجھے اس کچھار سے باہر لے آیا اور بولا اپنی زبان میں میرا خیال ہے کہ وہ مجھے الوداع کہہ رہا تھا
(مصنف عبد الرزاق جلد ۱۱ ص ۲۸۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

شیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کو مار دیا

عن ابی عقرب رضی اللہ عنہ قال کان لھب بن ابی لھب یسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم سلط علیہ کلبك فخرج فی قافلۃ یرید الشام فنزل منزلا فقال انی اخاف محمدا صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لہ کلا فحطوا امتاعھم حولہ وقعدوا یحرسونہ فجاء الاسد فانتزعہ فذھب بہ

حضرت ابو عقرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابولھب کا بیٹا گالیاں دیتا تو ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط فرما دے تو وہ شام کی طرف ایک قافلہ جا رہا تھا ان کے ساتھ روانہ ہوا رات کو ایک جگہ رکے تو وہ کہنے لگا کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈر لگ رہا ہے تو اس کے ساتھیوں نے کہا کہ ہرگز فکر نہ کرو انہوں نے اپنا سارا سامان اس کے گرد ڈھیر کر دیا اور اس کی حفاظت کرنے لگے اتنے میں ایک شیر آیا اور اس نے اس گستاخ کو سب کے درمیان سے کھینچا اور ساتھ لے گیا اور اس کو مار دیا

المستدرک جلد ۲ ص ۵۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیورت لبنان

ایک شیر جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کو زندہ نہیں رہنا چاہیئے اور دوسری طرف یہ انسان ہیں جو ان جانوروں سے بھی بدتر ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا مسئلہ سمجھ نہیں آتا

کتے نے پادری ماردیا

قال ابن حجر رحمة الله عليه ان بعض الامراء المغل تنصر فحضر عنده جماعة من كبار النصارى والمغل فجعل واحدمنهم ينقص النبي ﷺ وهناك كلب صيد مربوط فلمااكثر من ذلك وثب عليه الكلب فخشمه فخلصوه منه وقال بعض من حضر هذا بكلامك في محمد ﷺ فقال كلا بل هذاالكلب عزيز النفس رانى اشير بيدى فظن انى اريد ان اضربه ثم عاد الى كان فيه فاطال فوثب الكلب مرة اخرى فقبض على ذردمته فقلعهافمات حينه فاسلم بسبب ذلك نحواربعين الفا من المغل

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ منگولیوں کے لوگ عیسائی ہوگئے اس وجہ سے لوگ جمع ہوئے تو اس تقریب میں ایک گستاخ پادری نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی تو وہاں پر ایک شکاری کتا موجود تھا اور وہ بندھا ہوا تھا مگر اس کتے نے جھپٹ کر اس پر حملہ کر دیا جب اسکو چھڑایا گیا تو وہاں موجود لوگوں میں سے کسی نے کہا کہ یہ اس وجہ سے ہوا جو تم نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی ہے تو کہنے لگا کہ اصل میں بات یہ ہے کہ میں نے دوران گفتگو اس کی طرف اشارہ کیا تو اس نے خیال کیا کہ میں اسکو مارنے لگا ہوں تو اسلئے اس نے مجھ پر حملہ کر دیا تھوڑی دیر بعد اس نے پھر رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کردی اور باتیں بہت زیادہ کرنی شروع کر دیں تو کتا پھر شیر کی طرح جھپٹا اور اسکی گردن دبوچ لی اور اسکو چھوڑا تب جب وہ جہنم پہنچ گیا کتے کی اس غیرت کی وجہ سے وہاں پر موجود چالیس ہزار لوگوں نے اسلام قبول کرلیا (الدررالکامنہ ص ۱۴۴)

اس کی باتوں سے لگتا ہے کہ وہ اس وقت کا اینکر تھا کیونکہ وہ بھی انہیں کی طرح باتیں کر رہا تھا وہ کتا جو بندھا ہوا تھا اس نے یہ نہیں دیکھا کہ میں کیسے رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کی حفاظت کروں اپنا سنگل توڑ کر حملہ کر دیا آج لوگ جو حکومت کی نوکری کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کیسے رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کی بات کریں کیونکہ ہم تو حکومت کے بندھے ہوئے نوکر ہیں تو بھائی اس کتے ہی سے سبق سیکھ لو وہ کتا عیسائیوں کا تھا مگر اصلی

کتا تھا آج بھی لوگ بہت سے عیسائیوں کے کتے ہو گئے ہیں اصلی ونسلی نہ ہونے کی وجہ سے اپنے مالکوں کے وفادار ہیں مگر رسول اللہ ﷺ کے غدار ہو چکے ہیں

ایک بات قابل غور ہے وہ یہ کہ اس نے کہا کتا بڑا غیرت والا ہے اس نے سمجھا کہ میں اس کو مارنے لگا ہوں تو اس لئے اس نے مجھ پر حملہ کر دیا بھائی قابل غور بات یہ ہے اگر کتے کو اپنی عزت کی ہوتی تو کتا کبھی بندھا نہ رہتا اپنے آپ کو آزاد کرا لیتا اس نے اپنی عزت کی پروا نہیں کی اگر اپنی عزت کی پرواہ کرتا تو کبھی بھی عیسائیوں کے قبضہ میں نہ رہتا ثابت ہوا وہ اصلی ونسلی کتا تھا اس لئے اپنی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کے لئے لڑ پڑا اور گستاخ کو مار دیا آخری بات یہ ہے کتا جب رسول اللہ ﷺ کی عزت کے لئے لڑ پڑے تو اسلام اتنا مضبوط ہو جاتا ہے کہ ایک دن میں چالیس ہزار لوگ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں اگر ایک انسان اور پھر مسلمان رسول اللہ ﷺ کی عزت کے لئے کفار سے لڑ پڑے تو اسلام کتنا مضبوط جائے گا

محمود ہاتھی کا رسول اللہ ﷺ کے نور کا ادب کرنا

جب ابرہہ کعبہ پر حملہ کرنے آیا تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ محمود ہاتھی کے سامنے آئے تو اس نے آپ کو سجدہ کیا

ثم ان الفیل لمانظر الی وجه عبدالمطلب رضی الله عنه برك کمایبرك البعیر وخرساجداوانطق الله تعالی الفیل فقال السلام علی النور الذی فی ظهرك یاعبدالمطلب

پھر ہاتھی نے جب دیکھا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے چہرہ کی طرف تو اونٹ کی طرح بیٹھ گیا اور سجدہ کیا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالی نے اس کو بولنے کی طاقت عطا فرمائی اس نے عرض کیا اے عبدالمطلب اس نور پر سلام ہو جو آپ کی پشت میں ہے

سیرت حلبیہ جلد اول ص ۸۸ مطبوعہ المکتبۃ المعروفیۃ کانسی روڈ شالدرہ کوئٹہ پاکستان

قابل غور بات

رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک اس ہاتھی کو نظر آ گیا مگر وہ جو کافر تھے ان کو نظر نہ آیا اور جس کو رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک نظر آیا اس نے تعظیم بھی کی اور جن کو نظر نہ آیا انہوں نے تعظیم نہ کی اور جس کو رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک نظر آیا اس نے سلام بھی پڑھا جن کو نہ نظر آیا انہوں نے سلام نہیں پڑھا یہ بھی قسمت کے فیصلے ہوتے ہیں سمجھ آ جائے تو جانوروں کو آ جائے نہ آئے تو کافروں کو نہ آئے جو اپنے آپ کو دانا جانتے ہیں

کتا بھی رسول اللہ ﷺ کے نام کا حیا کرتا ہے

روى ابن عدى عن محمد بن كعب القرظىّ رحمه الله تعالى قال: عدا كلب أسود على رجل من أهل الذّمّة فدخل البحر، فمكث الكلب قائما عليه ينتظره، فلما أبطأ عليه، قال :يا كلب، إني في ذمّة محمد صلى الله عليه وسلم فولّى الكلب يعدو.

امام محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک ذمی پر کالے کتے نے حملہ کر دیا تو وہ دریا میں داخل ہو گیا کتا انتظار کرنے لگا بہت دیر کھڑا رہا تو اس نے کہا اے کتے میں محمد عربی ﷺ کی پناہ میں ہوں تو کتا واپس بھاگتا ہوا چلا گیا۔

سبل الھدی والرشاد جلد ۹ ص ۵۲۲ مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ پشاور پاکستان

رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے صحابہ کی بکریوں کا بھیڑیئے حیا کرتے

عن مطلب بن عبدالله حنطب قال بينا رسول الله ﷺ جالس بالمدينه في اصحابه اذاقبل ذئب فوقف بيب يدى رسول الله ﷺ فعوى فقال رسول الله ﷺ هذاوافد السباع عليكم فاحببتم ان تفرضواله شيئالايعدوه الى غيره وان احببتم تركتموه وتحذرتم منه فمااخذفهورزقه قالوايارسول الله ﷺ ماتطيب انفسناله بشئى فاومى اليه النبى ﷺ باصابعه الثلاث اى خالسهم فوالى وله عسلان

حضرت مطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک بھیڑیا حاضر ہوا اپنے بازو پھیلا کر بیٹھ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بھیڑیوں کا نمائندہ ہے اگر چاہو تو ان کا حصہ مقرر کر دو وہ زیادتی نہ کریں گے اگر چاہو تو ایسے ہی رہنے دو تم اپنے مال کی حفاظت کرنا جو وہ چھین جائیں وہ ان کا حصہ ہوگا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم ان کا حصہ مقرر نہیں کرنا چاہتے رسول اللہ ﷺ نے بھیڑیئے کی طرف اپنی مبارک انگلیوں کا اشارہ فرمایا اور فرمایا کہ تم خود ہی چھین لینا وہ دھاڑتا ہوا چلا گیا۔

الخصائص الکبری جلد ۲ ص ۱۰۴ مطبوعہ المکتبہ الحقانیہ پشاور پاکستان

سو بھیڑیوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

عن جهينه قال صلى رسول الله ﷺ الفجر فاذاهو قريب من مائة ذئب قد اقعين وفود الذئاب فقال لهم رسولالله ﷺ ترتضحون لهم شيئامن طعامكم وتامنون على ماسوى ذلك فشكواالحاجة قال فآذنوهن فآذنونهن وهن عوى

جہینہ کا بیان ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر پڑھائی نماز کے بعد تقریبا سو بھیڑیوں کا وفد آیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تم سے اپنا حصہ مانگنے آیا ہے وہ مقررہ حصہ ہی لیں گے اس سے باقی بکریاں تمھاری محفوظ رہیں گی جب کچھ طے نہ ہوا تو وہ دھارتے ہوئے چلے گئے (الخصائص الکبری جلد ۲ ص ۱۰۴ مطبوعہ المکتبہ الحقانیہ پشاور پاکستان)

مکھیوں کا رسول اللہ ﷺ کا ادب کرنا

امام حسین بن محمد حسن الدیار بکری لکھتے ہیں

ولايقع الذباب على جسده ولاثيابه

مکھیاں رسول اللہ ﷺ کے مبارک جسم پر نہ بیٹھتی تھیں اور نہ ہی کپڑوں پر بیٹھتی تھیں

تاریخ الخمیس جلد اول ص ۳۸۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

اونٹنی کی غیرت

قال رسول الله ﷺ ضللت عن جدی عبدالمطلب وانا صبی ضائع کاد الجوع یقتلنی فهدانی الله حتی اتاه ابو جهل علی ناقة وبین یدیه وهو یقول لاندری ماذانری من ابنك فقال عبدلمطلب ولم؟ قال انخت الناقة وارکبته من خلفی فابت الناقة ان تقوم فلماارکبته امامی قامت الناقة تقول یااحمق هو الامام فکیف خلف المقتدی

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن اپنے دادا عبد المطلب سے دور چلا گیا تھا اور میں اسوقت بچہ تھا اور مجھے بھوک لگ رہی تھی لوگ مجھے ڈھونڈ رہے تھے یہاں تک کہ ابوجہل میرے پاس آیا اور مجھے لیکر کعبہ میں آیا تو حضرت عبد المطلب کو کہا کہ آپ کے اس بیٹے کیا شان ہے؟ انہوں نے فرمایا کیا ہوا؟ تو ابوجہل نے کہا کہ میں نے ان کو اپنے پیچھے بٹھایا تو اونٹنی نے اٹھنے سے انکار کر دیا تو میں نے آگے بٹھایا تو فوراً چل پڑی تو اونٹنی بولی کہ اے پاگل امام آگے ہوتا ہے مقتدی پیچھے ہوتا ہے (تفسیر کبیر جلد ۱۱ ص ۱۹۸ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور پاکستان)

وہ اونٹنی ہو کر رسول اللہ ﷺ کی طرف کسی کو پیٹھ نہیں کرنے دیتی اور آج نام نہاد مومن رسول اللہ ﷺ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہونے کی تبلیغ کرتا ہے اور یہ بات بڑی حیران کن ہے کہ وہ جانور ہو کر رسول اللہ ﷺ کا ادب رکھتی ہے اور یہ انسان ہو کر بھی ادب نہیں رکھتے اس سے یہ بھی ثابت ہوا جانور جس دور کے بھی ہوں وہ رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی گوارا نہیں کرتے فوراً بول پڑتے تھے آج کا جعلی عاشق جو بول رہے ہوں ان کو چپ کرانے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ اس اونٹنی نے رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی دیکھ کر اس وقت کے بڑے فرعون کو احمق و پاگل کہہ دیا وہ اونٹنی تھی بھی ابوجہل کی اس نے یہ بھی نہ دیکھا کہ میرے ساتھ کیا بنے گا یہ مجھے مار نہ دے کوئی پرواہ نہیں کی نہ جان کی نہ اولاد کی اس میں بھی لوگوں کے لئے سبق ہے جو رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کے بارے میں نرم رویہ رکھنے کا سبق دیتے ہیں اگر کوئی گستاخ ہو چاہے وقت کا فرعون ہی کیوں نہ ہو چاہے اس کے ساتھ کتنے ہی محافظ کیوں نہ

ہوں تم نے اس کی فرعونیت کو نہیں دیکھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی بات پرزور طریقے کے ساتھ کرنی ہے۔

ایک جن کا دوسرے گستاخ جن کو قتل کرنا

عن ابن عباس رضی الله عنهماقال هتف هاتف من الجن علی ابی قبیس فقال

قبح الله رایکم آل فهر ماادق العقول والافهام

الی آخره قال عبدالله ابن عباس رضی الله عنهافاصبح هذاالشعر حدیثالاهل مکه یتناشدون بینهم فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم هذاشیطان یکلم الناس فی الاوثان یقال له مسعر والله مخزیه فمکثوثلاثة ایام فذاهاتف یهتف علی الجبل یقول

نحن قتلنافی ثلاث مسعرا اذسفه الجن وسن المنکرا

قنعته سیفاحسامامشهرا بشتمه نبیناالمطهرا

فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم هذاعفریت من الجن اسمه سمحج آمن بی سمیته عبدالله اخبرنی انه فی طلبه ثلاثة ایام فقال علی رضی الله عنه جزاه الله خیرایارسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک غیبی آواز آئی جن کی جو جبل ابی قبیس سے بول رہا تھا اپنے اشعار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر رہا تھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ شعر کفار مکہ اپنی مجلس میں پڑھا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے اور لوگوں کے ساتھ بتوں میں بیٹھ کر کلام کرتا ہے اس کا نام مسعر ہے اللہ تعالی اس کو ذلیل فرمائے تین دن میں ایک اور غیبی اواز آئی پہاڑ سے ہم نے مسعر کو قتل کیا کیونکہ اس نے بے وقوفی کی اور گندا طریقہ ایجاد کر رہا تھا میں نے اس پر تیز کاٹنے والی تلوار چلا دی اس کو قتل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جن ہے اس کا نام سمحج تھا میں نے اسکا نام عبداللہ رکھا ہے اور اس نے بتایا کہ میں

اسکو تین دن سے تلاش کر رہا تھا حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی اس جن کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

السیف المسلول ص ۳۶۱ مطبوعہ بیروت لبنان

مکڑی نے رسول اللہ ﷺ کے لئے جالا بن دیا

عن ابن عباس رضی الله عنهما فی قوله تعالی واذیمکربك الذین کفروا لیثبتوك قال تشاورت قریش لیلة بمکة فقال بعضهم اذااصبح فاثبتوه بالوثاق یریدون النبی ﷺ وقال بعضهم اقتلوه وقال بعضهم بل اخرجوه فاطلع الله عزوجل نبیه علی ذلك وبات علی رضی الله عنه علی فراش النبی ﷺ تلك اللیلة وخرج النبی ﷺ حتی لحق بالغار وبات المشرکون یحرسون علیایحسبون النبی ﷺ فلمااصبحوا ثاروا الیه فلماراو فاقتصوا اثره فلمابلغوا الجبل خلط علیهم فصعدوا فی الجبل فمروابالغار فرائوا علی بابه نسج العنکبوت فقالوا لودخل ههنالم یکن نسج العنکبوت علی بابه فمکث ثلاث لیال

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کے اس فرمان کے بارے میں واذیمکر بک الذین کفروا لیثبتوک کہ کفار قریش نے مشورہ کیا رات کو بعض کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کو شہید کر دیا جائے اور بعض کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کو مکہ سے نکال دیا جائے اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دے دی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے بستر پر آرام کیا اور رسول اللہ ﷺ وہاں سے روانہ ہو کر غار میں تشریف لے آئے کافر ساری رات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رکھوالی کرتے رہے یہ گمان کر کے کہ یہ رسول اللہ ﷺ سو رہے ہیں جب صبح ہوئی تو انہوں نے دیکھا یہ تو علی رضی اللہ عنہ ہیں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے لگ گئے یہاں تک کہ پہاڑ تک جب پہنچے تو ان کو نشانوں کو دیکھنے میں مغالطہ لگ گیا جب پہاڑ پر چڑھے تو دیکھا کہ ایک مکڑی نے غار کے دروازے پر جالا بنا دیا ہے وہ کہنے

لگے کہ اگر یہاں داخل ہوئے ہوتے تو یہ کیسے سالم رہ سکتا تھا؟ رسول اللہ ﷺ اس غار میں تین راتیں تشریف فرما رہے (مسند امام احمد بن حنبل جلد اول ص ۸۰ ادار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

بندر نے قیام کیا

امام اہل سنت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے گھر محفل میلاد شریف تھی کہ ایک بندر چپ کر کے ساتی محفل شریف سنتا رہا جب سلام پڑھنے لگے تو وہ بھی کھڑا ہو گیا ادب کے ساتھ کھڑا رہا وہ بندر تھا کوئی گستاخ نہ تھا

ملفوظات اعلی حضرت حصہ دوم ص ۴۷۸ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی پاکستان

اس بندر نے صلوۃ وسلام کے لئے قیام کر کے بتا دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کے معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں اب بھی کوئی رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کے معاملہ میں کوتاہی کرے تو جان لے کہ وہ اس بندر سے گیا گزرا ہے

سانپ نے میلاد شریف کی محفل میں شرکت کی

مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے مرزا ذاکر نے بتایا کہ ان کے ہاں مجلس میلاد شریف تھی کہ ایک سانپ تیزی سے آیا اور میلاد شریف سنتا رہا منبر کے نیچے بیٹھ کر جب محفل ختم ہوئی تو وہ چلا گیا آتے کسی کو تکلیف دی اور نہ جاتے ہوئے لوگوں نے بہت چاہا کہ اس کو ماردیں مگر مرزا صاحب نے منع کر دیا میں نے کہا کہ یہ سرکاری مہمان کی حیثیت سے آیا ہے اس لئے اسکو کوئی تکلیف نہ دے

حاشیہ ملفوظات اعلی حضرت حصہ دوم ص ۴۷۸ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی پاکستان

وہ سانپ کیسا خوش قسمت ہے کہ اس نے میلاد شریف کی محفل میں شرکت کی اور رسول اللہ ﷺ کی شان کو سنا اور کسی کو ڈنگ نہیں مارا کاش کہ آج کے وہ دہشت گرد بھی ذرا غور کرتے اور اس سانپ سے سبق حاصل کرتے اور میلاد شریف کی محفل میں جو گولیاں چلاتے اور بم دھماکے کرتے ہیں توبہ کرتے کہ وہ سانپ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے عاشقان کو کچھ نہیں کہہ رہا اور انسان اور مومن ہونے کے دعویدار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے ذکر کی محافل میں اس طرح دہشت گردی کرتے ہیں

رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کا جانور بھی انکار نہیں کرتے

وَأخرج أحْمد وَأبُو نعيم بِسَنَد صَحِيح عَن أبي هُرَيْرَة قَالَ جَاءَ ذِئْب إِلَى راعي غنم فَأخذ مِنْهَا شَاة فَطَلَبه الرَّاعِي حَتَّى انتزعها مِنْهُ قَالَ فَصَعدَ الذِّئْب على تل فأقعى وَقَالَ عَمَدت إِلَى رزق رزقنيه الله تَعَالَى فانتزعته مني فَقَالَ الرَّاعِي تالله إِن رَأَيْت كَالْيَوْمِ ذئبا يتَكَلَّم قَالَ الذِّئْب أعجب من هَذَا رجل فِي النخلات بَين الحرتين يُخْبِركُمْ بِمَا مضى وَبِمَا هُوَ كَائِن بعدكم وَكَانَ الرجل يَهُودِيّا فجَاء النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَأخبرهُ فَصدقهُ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم

امام احمد بن حنبل وامام ابونعیم سند صحیح کے ساتھ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ایک بھیڑیا چرواہے کے پاس آیا اور ایک بکری اچک لی چرواہے نے اس سے بکری چھڑا لی بھیڑیا ایک ٹیلے پر جا بیٹھا اور بولا کہ اللہ تعالی نے مجھے رزق عطا کیا تھا مگر تو نے چھین لیا چرواہے نے کہا کہ عجیب بات ہے کہ بھیڑیا بھی بولنے لگ گیا ہے اس طرح کا دن تو میں نے آج تک نہیں دیکھا ہے وہ بھیڑیا بولا کہ اس سے بھی عجیب بات میں تم کو بتاتا ہوں ان دو پہاڑوں کے درمیان کھجوروں کے باغ میں اللہ تعالی کے رسول ﷺ تشریف فرما ہیں وہ تم کو جو کچھ پہلے ہو چکا اس کی بھی خبر دے رہے ہیں اور جو کچھ بعد میں ہونے والا ہے اس کی بھی خبر دے رہے ہیں وہ شخص یہودی تھا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سچ کہہ رہا ہے (الخصائص الکبری جلد ۲ ص ۱۰۳ مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ بیروت لبنان)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے علم ما کان وما یکون ماننا شرک نہیں اگر شرک ہوتا رسول اللہ ﷺ کبھی بھی اس کی بات کی تصدیق نہ کرتے نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوا حیوانات بھی رسول اللہ ﷺ کو عالم ما کان وما یکون مانتے ہیں مگر چند وہ لوگ جو حیوانات سے بدتر ہیں وہ انکار کرتے ہیں اللہ تعالی لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کا علم غیب ماننے کی توفیق عطا فرمائے

کبوتر نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت سرانجام دی

عن ابی مصعب المکی رحمۃ اللہ علیہ قال ادرکت زید بن الارقم والمغیرۃ بن شعبۃ وانس بن مالک رضی اللہ عنہم یتحدثون ان النبی ﷺ لما کان لیلۃ بات فی الغار امر اللہ تعالی شجرۃ فنبتت فی وجہ الغار فسترت وجہ النبی ﷺ وامر تبارک وتعالی العنکبوت فنسجت علی وجہ الغار وامر تبارک وتعالی حمامتین وحشیتین فوقعتا بفم الغار واتی المشرکون من کل فج حتی کانوا من النبی ﷺ علی قدر اربعین ذراعا معہم قسیہم وعصیہم وقدم رجل منہم فرای الحمامتین علی فم الغار فرجع فقال لاصحابہ لیس فی الغار شئی ،رایت حمامتین علی فم الغار فعرفت ان لیس فیہ احد فسمع النبی ﷺ قولہ فعلم ان اللہ تعالی قد دراء بہما عنہ فسمت علیہما وفرض جزاء ہما واتخذ فی حرم اللہ تعالی فرخین فاصل کل حمام الحرم من فراخہما

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ، انس بن مالک، زید بن ارقم سے ملاقاتیں کی ہیں وہ بیان کرتے تھے کہ جس رات رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی غار میں تشرف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ایک درخت غار کے دہانے پر اگ آیا پھر اللہ تعالی نے حکم دیا ایک مکڑی نے جالا بنا دیا اور دو کبوتروں کو حکم دیا وہ جالے پر آ کر بیٹھ گئے کافر جب آئے تو ان میں سے ایک آگے آیا تو اس نے دیکھا کہ غار کے دروازے پر جالا بنا ہوا ہے اور اس پر کبوتر بیٹھے ہوئے ہیں جب وہ نیچے گیا تو ان کو بتایا کہ یہاں تو کوئی نہیں ہے اگر کوئی ہوتا تو غار کے دروازے پر جو جالا بنا ہوا ہے وہ ٹوٹ جاتا وہ رسول اللہ ﷺ سے صرف چالیس ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کی ساری باتیں سن رہے تھے رسول اللہ ﷺ کو یقین ہو گیا کہ اللہ تعالی نے ان کو نا کام واپس کر دیا ہے اللہ تعالی نے ان کبوتروں کو یہ جزا دی جو آج کبوتر حرم میں ہیں ان دو کی اولاد ہیں

معجم الکبیر للطبرانی جلد ۲۰ ص ۴۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرمایا

وَأخرج عبد الرَّزَّاق فِي الْمُصَنّف أخبرنَا معمر عَن قَتَادَة عَن بَعضهم عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :كَانَت الضفدع تُطْفِيء النَّار عَن إِبْرَاهِيم وَكَانَت الوزغ تنفخ عَلَيْهِ وَنهى عَن قتل هَذَا وَأمر بقتل هَذَا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مینڈک ابراہیم علیہ السلام جس آگ میں تھے اس کو بجھاتا رہا اور گرگٹ پھونکیں مارتا رہا مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرمایا اور گرگٹ کو قتل کرنے کا حکم فرمایا

تفسیر در منثور جلد ۵ ص ۶۱ ۵ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ پشاور پاکستان

مینڈک کو گالی نہ دو

وَأخرجه ابْن الْمُنْذر فَقَالَ :أخبرنَا أَبُو سعيد الشَّامي عَن أبان عَن أنس قَالَ :قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم :لَا تسبوا الضفدع فَإِنَّهُ صَوته تَسْبِيح وتقديس وتكبير إِن الْبَهَائِم اسْتَأْذَنت رَبهَا فِي أَن تُطْفِيء النَّار عَن إِبْرَاهِيم فَأذن للضفادع فتراكبت عَلَيْهِ فأبدلها الله بَحر النَّار برد المَاء

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مینڈک کو گالی نہ دو بے شک اس کی آواز تسبیح و تقدیس و تکبیر ہے بے شک سارے جانوروں نے اللہ تعالی سے اجازت مانگی تھی آگ کو بجھانے کی جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے تو اللہ تعالی نے مینڈک کو اجازت عطا فرمائی تو اللہ تعالی نے آگ کے سمندر کو ٹھنڈک کا سمندر بنا دیا (تفسیر در منثور جلد ۵ ص ۶۱ ۵ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ پشاور پاکستان)

ایک کتیا کا گستاخوں کو کاٹنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے ایک شخص آیا اس کی ٹانگ سے خون بہہ رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ

کیاہوا؟ تو وہ کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ فلاں منافق کی کتیا کے پاس سے میرا گزر ہوا تو اس نے مجھے کاٹ لیا ہے فرمایا بیٹھ جاؤ تھوڑی دیر بعد ایک اور شخص آیا اس کا بھی یہی حال تھا اس سے رسول اللہ ﷺ نے سوال فرمایا تو اس نے بھی یہی جواب دیا رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تاکہ اس کو قتل کریں صحابہ میں سے ہر ایک نے ایک ایک تلوار تھام لی جب اس کو مارنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے لیٹ گئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ ﷺ مجھے قتل نہ کریں میں اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کو ماننے والی ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو تم نے ان کو کیوں کاٹا ہے تو وہ عرض کرنے لگی یارسول اللہ ﷺ میں جنات میں سے ہوں اور مجھے یہ حکم ہے کہ جب بھی کوئی حضرت ابوبکر صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کے خلاف بکواس کرے تو میں اس کو کاٹ کھاؤں تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو فرمایا کیا سن رہے ہو؟ وہ بولے یارسول اللہ ﷺ ہم توبہ کرتے ہیں اللہ تعالی کی بارگاہ میں

عمدۃ التحقیق فی بشائر آل لصدیق ص ۱۵۹

گرگٹ کا تعارف

اس کو عربی میں وزغ کہتے ہیں اور گرگٹ اور کرلا اردو میں کہا جاتا ہے یہ چھپکلی کے مشابہ ہوتا ہے لیکن دم زیادہ لمبی ہوتی ہے جنگل میں گھاس میں پھرتا ہے رسول اللہ ﷺ نے اسکے قتل کا حکم فرمایا اور اس کا نام فویسق یعنی موذی رکھا اور اس کی طبیعت میں شر ہے یہ پانی کے اندر اپنی رال ٹپکاتا ہے جس سے انسان کو ضرر عظیم لاحق ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کہیں پر نمک مل جائے تو اس میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے جس کی وجہ سے نمک خراب ہو جاتا ہے اس نمک کھانے والے کو برص کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے اور یہاں تک لکھا ہے کہ اگر نمک تک نہ پہنچ سکے تو یہ اس جگہ چھت پر چڑھ کر اس نمک کے مقابل میں آ کر بیٹ کر دیتا ہے (الدر المنضود جلد ۶ ص ۶۵۶)

گرگٹ کو قتل کرنے کا حکم کیوں؟

وَأخرج أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَأَبُو يعلى وَابْن أبي حَاتِم عَن عَائِشَة أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :إِن إِبْرَاهِيم حِين ألقِي فِي

النَّار لم تكن فِي الْأَرْض دَابَّة إِلَّا تُطْفِىء عَنهُ النَّار غير الوزغ فَإِنَّهُ كَانَ ينفخ على إِبْرَاهِيمفَامر رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم بقتله

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو سارے جانور آگ بجھانے کے لئے آ گئے تھے سوائے گرگٹ کے یہ آگ میں پھونکیں مارتا تھا تا کہ آگ زیادہ ہو تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ (تفسیر در منثور جلد ۵ ص ۶۱ ۵ المکتبۃ الحقانیہ پشاور پاکستان)

رسول اللہ ﷺ نے اس گستاخ کا نام فاسق رکھا

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو قتل کرنے کا حکم دیا اور اس کا نام فاسق رکھا

ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۴۷ مکتبہ رحمانیہ لاہور پاکستان

جلدی مارنے والے کو زیادہ ثواب

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَال :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ، كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، أَدْنَى مِنَ الْأُولَى، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الثَّانِيَةِ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے گرگٹ کو پہلی ضرب میں مارا تو اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے دوسری ضرب میں

مارا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور پہلے سے کم ہیں اور جس نے تیسری ضرب میں مارا تو اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں دوسری ضرب سے مارنے والے سے کم ہیں

ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۴۷ مکتبہ رحمانیہ لاہور پاکستان

ستر نیکیاں پہلی ضرب میں مارنے والے کے لئے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ سُهَيْلٍ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَخِي أَوْ أُخْتِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ :فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی ضرب میں مارے گا اس کے لئے ستر نیکیاں ہیں

ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۴۷ مکتبہ رحمانیہ لاہور پاکستان

سوال

کیا وجہ ہے کہ پہلی بار مارنے والے کو زیادہ ثواب ہے اور دوسری بار مارنے والے کو کم اور تیسری بار میں مارنے والے کو ثواب اس سے بھی کم؟

الجواب الاول

قَالَ الشَّيْخُ عِزُّ الدِّينِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ فِي أَمَالِيهِ الضَّرْبَةُ الْأُولَى مُعَلَّلٌ إِمَّا لِأَنَّهُ حِينَ قَتَلَ أَحْسَنَ فَيَنْدَرِجُ تَحْتَ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ

امام شیخ عزالدین بن عبدالسلام امالیہ میں فرماتے ہیں پہلی بار میں مارنے پر زیادہ ثواب کہ وجہ ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے ہر چیز کے ساتھ اچھائی کرنا فرض کر دیا ہے جب تم قتل کرو تو اچھے طریقہ کے ساتھ کرو۔ (عون المعبود شرح سنن ابی داؤد جلد ۱۴ ص ۱۱۶)

الجواب الثانی

أَوْ يَكُونُ مُعَلَّلًا بِالْمُبَادَرَةِ إِلَى الْخَيْرِ فَيَنْدَرِجُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فاستبقوا الخيرات وَعَلَى كِلَا التَّعْلِيلَيْنِ يَكُونُ الْحَيَّةُ أَوْلَى بِذَلِكَ وَالْعَقْرَبُ لِعِظَمِ مَفْسَدَتِهِمَا انتهى

امام شیخ عز الدین بن عبد السلام امالیہ میں فرماتے ہیں پہلی بار میں مارنے پر زیادہ ثواب کہ وجہ ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نیکی کے کام میں سبقت کرو ان دونوں علتوں پر نظر کرتے ہوئے سانپ زیادہ نقصان دہ ہے اور جلدی قتل کا زیادہ مستحق ہے اور بچھو بھی اپنے فساد کے اعتبار سے جلد قتل کئے جانے کا مستحق ہے

عون المعبود شرح سنن ابی داؤد جلد ۱۴ ص ۱۱۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان

الجواب الثالث

وَقِيلَ إِنَّ الْوَزَغَةَ كَانَتْ يَوْمَ رُمِيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي النَّارِ تُضْرِمُ النَّارَ عَلَيْهِ بِنَفْخِهَا وَالْحَيَوَانَاتُ كُلُّهَا تَتَسَبَّبُ فِي طَفْئِهَا كَذَا فِي مِرْقَاةِ الصُّعُودِ (فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً) وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَسَبَبُ تَكْثِيرِ الثَّوَابِ فِي قَتْلِهِ أَوَّلَ ضَرْبَةٍ الْحَثُّ عَلَى الْمُبَادَرَةِ بِقَتْلِهِ وَالِاعْتِنَاءُ بِهِ وَالْحِرْصُ عَلَيْهِ

امام شیخ عز الدین بن عبد السلام فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو اس نے پھونک ماری تھی تاکہ آگ زیادہ ہو اس وجہ سے اسکو پہلی ضرب میں قتل کرنے کا ثواب زیادہ رکھا گیا تاکہ جلدی اس کو قتل کیا جائے اور لوگوں کے اندر اس کے قتل کا حرص پیدا ہو

عون المعبود شرح سنن ابی داؤد جلد ۱۴ ص ۱۱۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان

الجواب الرابع

حضرت امام اہل سنت سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ کیا وجہ ہے کہ پہلی بار میں مارنے کا ثواب زیادہ ہے اور دوسری ضرب میں مارنے کا ثواب کم ہے؟ تو غزالی

زماں رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ دوسری اور تیسری ضرب مارنے کا ثواب اس لئے کم ہے کہ اس نے اللہ تعالی کے نبی ﷺ کے گستاخ کو دیکھا اور مارنے میں دیر کیوں کی؟

سوال

ہونا تو چاہیئے تھا کہ دوسری اور تیسری بار مارنے والے کو زیادہ ثواب ملتا کیونکہ اس نے زور زیادہ لگایا ہے حالانکہ مشقت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ثواب زیادہ ہوگا مگر یہاں جو زیادہ زور لگا رہا ہے اس کو ثواب کم ہے؟ الجواب علماء نے لکھا ہے کہ یہ صورت اس قاعدہ سے مستثنی ہے

الدر المنضود جلد ۶ ص ۶۵۶

مرزے کی نبوت کے دلائل پر پرندے نے بیٹ کر دی

مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اسمبلی میں مرزا ناصر نے اپنا محضر نامہ پڑھنا شروع کیا کمرہ بند اور ائیر کنڈیشنڈ ہے ایک پنکھے سے ایک پرندہ کا پر جو غلاظت سے بھرا ہوا تھا وہ مرزا ناصر کے ان دلائل پر آ پڑا جو مرزے کے حق میں دے رہا تھا تو فوراً بولا آئی ایم ڈسٹرب فورا تنگ آ کر کہنے لگا کہ میں تھک گیا ہوں

ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور پاکستان

جانور کی بے ادبی بھی گوارا نہیں

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو ایک شخص دیہات کا رہنے والا آیا اس کو پتہ نہیں تھا اس نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کو اٹھانے کے لئے پاؤں مار دیا اتنے میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی نظر پڑ گئی تو اس کو سخت جلال میں کہا اگر تجھے پتہ ہوتا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سواری ہے پھر تو اس کو لات مارتا تو میں تجھے قتل کر دیتا

عشق رسول ﷺ ص ۷۷ لاہور پاکستان

رسول اللہ ﷺ کے غلاموں کا جانور حیا کرتے ہیں

حضرت خواجہ غلام فرید رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک عجیب بات جو میں نے مکہ مکرمہ میں

دیکھی گلی کوچوں میں کثرت کے ساتھ جانور ہوتے ہیں گدھے اور اونٹ مگر کسی نے کسی کو لات تک نہیں ماری حالانکہ لوگ ان کے جسموں کے ساتھ اپنا جسم رگڑتے ہوئے گزر جاتے تھے یہاں تک کہ ایک کتا سویا ہوا تھا ایک آدمی کا پاؤں اس کے پاؤں پر آ گیا اس نے آنکھ کھول کر دیکھا پھر سو گیا

(مقابیس المجالس ص۴۴۰ الفیصل ناشران تاجران کتب لاہور پاکستان)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر کتے بھی چپ ہو گئے

ایک بار ہمارے گاؤں میں میلاد شریف کی محفل تھی تو ہم دعوت دینے کے لئے کوٹ مظفر سے تھوڑا دور ایک گاؤں ہے جسکا نام محفوظ آباد ہے جا رہے تھے کہ راستہ میں بہت سارے کتے اچانک آ کر بھونکنے لگے تو ہم سے ایک بھائی جو کہ لاہور سے آئے ہوئے تھے انہوں نے کہا چپ ہو جاؤ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں بس اتنا کہنا تھا کہ کتے فوراً خاموش ہو گئے

مدینہ منورہ کے کتے بھونکتے کیوں نہیں؟

ایک پاکستانی نے مدینہ منورہ کے ایک شخص سے سوال کیا کہ یہ کتے مدینہ منورہ کی گلی پڑے رہتے ہیں ان کو کبھی بھونکتے نہیں دیکھا گیا کیا وجہ ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ

من حیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حیا کی وجہ سے

ہمارے گاؤں کا غیرت مند کتا

میرے دادا جی الحاج میاں قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی جناب الحاج میاں روشن دین رحمۃ اللہ علیہ اپنی آنکھوں دیکھا واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے ایک بار عصر کے وقت وہ اپنے جانور گھر لا رہے تھے چھ سات بچے اکٹھے جا رہے تھے ان میں کچھ بچے سنی تھے اور کچھ بدمذہبوں کے بچے تھے اچانک انکا کتا بھاگا اور جا کر اس نے اس بچے کو ٹکر ماردی جو بدمذہبوں کا تھا پھر اس کے ساتھ والے بچے کو چھوڑ کر دوسرے کو ٹکر ماردی اور وہ بھی بدمذہبوں کا تھا پھر ایک بچہ آگے بھاگا اس نے اس کو ٹکر ماری اور وہ بھی انہیں کا بچہ تھا یہ قصہ سنانے کے بعد دادا جی کہا کرتے کہ ہمارے تو کتے بھی پہچان رکھتے ہیں کہ کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے اور

کون بے ادب ہے اللہ کرے ہم کو یہ پہچان آ جائے کہ کون رسول اللہ ﷺ کا وفادار ہے اور کون غدار ہے؟

یعفور کی غیرت کا اندازہ لگاؤ

وَأخرج ابْن عَساكِر عَن أبي مَنْظُور قَالَ لما فتح رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم خَيْبَر أصَاب فِيهَا حمارا أسود فوقف بَين يَدَيْهِ فَكلم رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم الْحمار فكلمهُ الْحمار فَقَالَ لَهُ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم مَا اسْمك قَالَ يزِيد بن شهَاب أخرج الله تَعَالَى من نسل جدي سِتِّينَ حمارا كلهم لَا يركبه إِلَّا نَبِي قد كنت أتوقعك أَن تركبني لم يبْقى من نسل جدي غَيْرِي وَلَا من الْأَنْبِيَاء غَيْرك قد كنت قبلك لرجل يَهُودِيّ وَكنت أتعثر بِهِ عمدا وَكَانَ يجيع بَطْنِي وَيضْرب ظَهْري فَقَالَ لَهُ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَأَنت يَعْفُور فَكَانَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يبْعَث بِهِ إِلَى بَاب الرجل فَيَأْتِي الْبَاب فيقرعه بِرَأْسِهِ فَإِذا خرج إِلَيْهِ صَاحب الدَّار أومىء إِلَيْهِ أَن أجب رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَلَمَّا قبض النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم جَاءَ إِلَى بِئْر كَانَت لأبي الْهَيْثَم بن التيهَان فتردى بهَا جزعا على رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم

امام ابی منظور فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو ایک گدھا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ سے کلام کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ بھی اس سے کلام فرمانے لگے کریم آقا ﷺ نے فرمایا تیرا نام کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ میرا نام یزید بن شہاب ہے اللہ تعالی نے میرے دادا کی نسل میں ساٹھ گدھے پیدا فرمائے ان سب پر اللہ تعالی کے نبیوں نے سواری فرمائی ہے اور مجھے یقین تھا کہ آپ مجھ پر سواری فرمائیں گے کیونکہ میرے دادا کی نسل میں سوائے میرے اور کوئی نہیں رہا اور اللہ تعالی کے نبیوں میں آپ آخری ہیں آپ کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے میں ایک یہودی کے پاس تھا اور میں جان بوجھ کر اس کو گرا دیتا تھا وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مجھے مارتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسکو فرمایا آج کے بعد تیرا نام یعفور ہے پس جب بھی رسول اللہ ﷺ اس کو بھیجا کرتے کسی کو بلانے کے لئے تو وہ جاتا ان کے دروازے کو

سر مارتا جب وہ گھر سے باہر نکلتے تو ان کو سر کے اشارے سے کہتا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہوا تو اس کو رسول اللہ ﷺ کی جدائی کا غم اتنا ہوا کہ اس نے اپنے آپ کو ابوالھیثم بن التیہان کے کنویں میں گرا لیا اور جان دے دی

(الخصائص الکبری جلد ۲ ص ۱۰۷ مطبوعہ بیروت لبنان)

اس سے کئی مسائل ثابت ہوئے

یعفور کا رسول اللہ ﷺ سے کلام کرنا اور رسول اللہ ﷺ کا اس کو جواب دینا اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ جانوروں کی بولیاں جانتے تھے اور جانور بھی رسول اللہ ﷺ کا کلام سمجھتے تھے علم الانساب کو یاد کرنا ضروری ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے بڑے کیا تھے اور کیا کرتے رہے وہ جانور ہو کر اپنی ساٹھ پشتوں تک کے کارنامے جانتا تھا اور وہ یعفور جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے اوپر سواری فرمائیں گے آج کتنے لوگ ایسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے علم پر اعتراض کرتے ہیں وہ یعفور رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا قائل تھا اسی لئے تو اس نے کہا تھا کہ میں اپنے دادا کی نسل میں آخری ہوں اور آپ اللہ تعالی کے انبیاء میں آخری ہیں اس سے معلوم ہوا کہ وہ جانور ہو کر جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اور وہ کسی کے پاس بیٹھ کر پڑھا بھی نہیں تھا کسی سے علم حاصل نہیں کیا تھا مگر رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت پر کامل ایمان رکھتا تھا آجکل کے کئی لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا مسئلہ سمجھ نہیں آتا ان کو اس جانور سے ہی عبرت پکڑنی چاہیئے وہ یعفور جانور ہو کر یہودی کو اپنے اوپر سواری نہیں کرنے دے رہا کہ رسول اللہ ﷺ مجھ پر سوار ہوں گے اتنا اس کو رسول اللہ ﷺ کا حیا ہے مگر آج ہم نے کیا کیا اپنے آپ کو مسلمان کہنے والوں نے تو اپنی گردنیں کافروں کے سامنے جھکا دیں قوم کی عزت ان کے ہاں گروی رکھ دی یہ اتنا ان کے سامنے جھکے کہ انہوں نے اپنا مذہبی شعار ٹائی ان کے گلے میں باندھ دی پھر جس طرح انہوں نے چاہا ان کو اسی طرح چلایا وہ جانور ہو کر کافر کو اپنے اوپر تسلط نہیں دے رہا ہم مسلمان ہو کر یہود و نصاری کے غلام ہو گئے وہ جانور ہو کر رسول اللہ ﷺ کا حکم ایسے مانتا ہے کہ جس طرف بھی رسول اللہ ﷺ اس کو بھیجتے ہیں ادھر ہی جاتا ہے اور جن کو بلانے کا کہا جاتا ہے ان کو بلا کر آتا ہے اس کے ادب کی انتہاء دیکھیں کہ جا کر آواز نہیں

لگا تا بلکہ سر مارتا ہے کہ آواز سے رسول اللہ ﷺ کے صحابی کو تکلیف نہ ہو کوئی تو ہو جو اس جانور سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ادب سیکھ لے اس کا عشق دیکھیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال شریف کے بعد زندہ رہنا ہی گوارا نہیں کیا کہ اب رسول اللہ ﷺ کے وصال شریف کے بعد کیا کروں گا تو اس نے اپنے آپ کو کنویں میں گرا کر جان دے دی آج ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے نام کے نعرے تو لگاتے ہیں مگر اطاعت نہیں کرتے کاش کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں

ایک غیرت مند گدھی کا قصہ

وَكَانَتْ قِصَّتُهُ -عَلَى مَا ذَكَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَالسُّدِّيُّ وَغَيْرُهُم أَنْ مُوسَى لَمَّا قَصَدَ حَرْبَ الْجَبَّارِينَ وَنَزَلَ أَرْضَ بَنِي كَنْعَانَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ أَتَى قَوْمُ بَلْعَمَ إِلَى بَلْعَمَ -وَكَانَ عِنْدَهُ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ -فَقَالُوا :إِنَّ مُوسَى رَجُلٌ حَدِيدٌ وَمَعَهُ جُنْدٌ كَثِيرٌ، وَإِنَّهُ جَاءَ يُخْرِجُنَا مِنْ بِلَادِنَا وَيَقْتُلُنَا وَيُحِلُّهَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَأَنْتَ رَجُلٌ مُجَابُ الدَّعْوَةِ، فَاخْرُجْ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَرُدَّهُمْ عَنَّا، فَقَالَ :وَيْلَكُمْ نَبِيُّ اللَّهِ وَمَعَهُ الْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ كَيْفَ أَدْعُو عَلَيْهِمْ وَأَنَا أَعْلَمُ مِنَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ، وَإِنِّي إِنْ فَعَلْتُ هَذَا ذَهَبَتْ دُنْيَايَ وَآخِرَتِي، فَرَاجَعُوهُ وَأَلَحُّوا عَلَيْهِ فَقَالَ :حَتَّى أُؤَامِرَ رَبِّي، وَكَانَ لَا يَدْعُوهُ حَتَّى يَنْظُرَ مَا يُؤْمَرُ بِهِ فِي الْمَنَامِ فَآمَرَ فِي الدُّعَاءِ عَلَيْهِمْ، فَقِيلَ لَهُ فِي الْمَنَامِ لَا تَدْعُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ :إِنِّي قَدْ آمَرْتُ رَبِّي وَإِنِّي قَدْ نُهِيتُ فَأَهْدَوْا إِلَيْهِ هَدِيَّةً فَقَبِلَهَا، ثُمَّ رَاجَعُوهُ فَقَالَ :حَتَّى أُؤَامِرَ، فَآمَرَ، فَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ، فَقَالَ :قَدْ آمَرْتُ فَلَمْ يَجُزْ إِلَيَّ شَيْءٌ، فَقَالُوا :لَوْ كَرِهَ رَبُّكَ أَنْ تَدْعُوَ عَلَيْهِمْ لَنَهَاكَ كَمَا نَهَاكَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى، فَلَمْ يَزَالُوا يَتَضَرَّعُونَ إِلَيْهِ حَتَّى فَتَنُوهُ فَافْتُتِنَ فَرَكِبَ أَتَانًا لَهُ مُتَوَجِّهًا إِلَى جَبَلٍ يُطْلِعُهُ عَلَى عَسْكَرِ بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ حُسْبَانُ، فلما سار /140ب عَلَيْهَا غَيْرَ كَثِيرٍ

رَبَضَتْ بِهِ، فَنَزَلَ عَنْهَا فَضَرَبَهَا حَتَّى إِذَا أَذْلَقَهَا قَامَتْ فَرَكِبَهَا، فَلَمْ تَسِرْ بِهِ كَثِيرًا حَتَّى رَبَضَتْ، فَفَعَلَ بِهَا مِثْلَ ذَلِكَ فَقَامَتْ، فَرَكِبَهَا فَلَمْ تَسِرْ بِهِ كَثِيرًا حَتَّى رَبَضَتْ، فَضَرَبَهَا حَتَّى أَذْلَقَهَا، أَذِنَ اللَّهُ لَهَا بِالْكَلَامِ فَكَلَّمَتْهُ حُجَّةً عَلَيْهِ، فَقَالَتْ :وَيْحَكَ يَا بَلْعَمُ أَيْنَ تَذْهَبُ بِي؟ أَلَا تَرَى الْمَلَائِكَةَ أَمَامِي تَرُدُّنِي عَنْ وَجْهِي هَذَا؟ أَتَذْهَبُ بِي إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنِينَ تَدْعُو عَلَيْهِمْ؟ فَلَمْ يَنْزِعْ، فَخَلَّى اللَّهُ سَبِيلَهَا فَانْطَلَقَتْ حَتَّى إِذَا أَشْرَفَتْ بِهِ عَلَى جَبَلِ حُسْبَانَ جَعَلَ يَدْعُو عَلَيْهِمْ وَلَا يَدْعُو عَلَيْهِمْ بِشَيْءٍ إِلَّا صَرَفَ اللَّهُ بِهِ لِسَانَهُ إِلَى قَوْمِهِ، وَلَا يَدْعُو لِقَوْمِهِ بِخَيْرٍ إِلَّا صَرَفَ اللَّهُ بِهِ لِسَانَهُ إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ .فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ :يَا بَلْعَمُ أَتَدْرِي مَاذَا تَصْنَعُ إِنَّمَا تَدْعُو لَهُمْ عَلَيْنَا؟ افَقَالَ :هَذَا مَا لَا أَمْلِكُهُ، هَذَا شَيْءٌ قَدْ غَلَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَانْدَلَعَ لِسَانُهُ فَوَقَعَ عَلَى صَدْرِهِ، فَقَالَ لَهُمْ :قَدْ ذَهَبَتِ الْآنَ مِنِّي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا الْمَكْرُ وَالْحِيلَةُ، فَسَأَمْكُرُ لَكُمْ وَأَحْتَالُ، جَمِّلُوا النِّسَاءَ وَزَيِّنُوهُنَّ وَأَعْطُوهُنَّ لِسِّلَعَ، ثُمَّ أَرْسِلُوهُنَّ إِلَى الْعَسْكَرِ يَبِعْنَهَا فِيهِ، وَمُرُوهُنَّ فَلَا تَمْنَعُ امْرَأَةٌ نَفْسَهَا مِنْ رَجُلٍ أَرَادَهَا، فَإِنَّهُمْ إِنْ زَنَا رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ كُفِيتُمُوهُمْ، فَفَعَلُوا فَلَمَّا دَخَلَ النِّسَاءُ الْعَسْكَرَ مَرَّتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْكَنْعَانِيِّينَ، اسْمُهَا كَسْتَى بِنْتُ صُورَ، بِرَجُلٍ مِنْ عُظَمَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ زَمْرِيُّ بْنُ شَلُومَ رَأْسُ سِبْطِ شَمْعُونَ بْنِ يَعْقُوبَ، فَقَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا حِينَ (أَعْجَبَهُ جَمَالُهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا حَتَّى وَقَفَ بِهَا عَلَى مُوسَى، فَقَالَ :إِنِّي أَظُنُّكَ سَتَقُولُ هَذِهِ حَرَامٌ عَلَيْكَ؟ قَالَ :أَجَلْ هِيَ حَرَامٌ عَلَيْكَ لَا تَقْرَبْهَا، قَالَ :فَوَاللَّهِ لَا أُطِيعُكَ فِي هَذَا، ثُمَّ دَخَلَ بِهَا قُبَّتَهُ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَأَرْسَلَ اللَّهُ الطَّاعُونَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْوَقْتِ، وَكَانَ فِنْحَاصُ بْنُالْعَيْزَارِ بْنِ هَارُونَ صَاحِبَ أَمْرِ مُوسَى، وَكَانَ رَجُلًا قَدْ أُعْطِيَ بَسْطَةً

فِي الْخَلْقِ وَقُوَّةً فِي الْبَطْشِ، وَكَانَ غَائِبًا حِينَ صَنَعَ زَمْرِيُّ بْنُ شَلُومَ مَا صَنَعَ، فَجَاءَ وَالطَّاعُونُ يَجُوسُ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَأُخْبِرَ الْخَبَرَ، فَأَخَذَ حَرْبَتَهُ وَكَانَتْ مِنْ حَدِيدٍ كُلِّهَا، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِمَا الْقُبَّةَ، وَهُمَا مُتَضَاجِعَانِ فَانْتَظَمَهُمَا بِحَرْبَتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ بِهِمَا رَافِعَهُمَا إِلَى السَّمَاءِ، وَالْحَرْبَةُ قَدْ أَخَذَهَا بِذِرَاعِهِ وَاعْتَمَدَ بِمِرْفَقِهِ عَلَى خَاصِرَتِهِ، وَأَسْنَدَ الْحَرْبَةَ إِلَى لِحْيَتِهِ وَكَانَ بِكْرَ الْعَيْزَارِ، وَجَعَلَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ هَكَذَا نَفْعَلُ بِمَنْ يَعْصِيكَ، وَرُفِعَ الطَّاعُونُ، فَحُسِبَ مَنْ هَلَكَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الطَّاعُونِ فِيمَا بَيْنَ أَنْ أَصَابَ زَمْرِيٌّ الْمَرْأَةَ إِلَى أَنْ قَتَلَهُ فِنْحَاصُ، فَوَجَدُوا قَدْ هَلَكَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا فِي سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب جبارین سے جنگ کا ارادہ فرمایا اور سرزمین شام میں تشریف لائے تو بلعم بن باروآء کی قوم اس کے پاس آئی اور کہنے لگی حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی تیز مزاج ہیں اور ان کے ساتھ بہت بڑا لشکر ہے وہ یہاں ہمارے ساتھ جنگ کرنے اور ہم کو یہاں سے نکالنے اور اپنی قوم کو آباد کرنے آئے ہیں اور تیرے پاس اسم اعظم ہے تیری ہر دعا قبول ہوتی ہے تم نکلو اور دُعا کرو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ ان کو یہاں سے نکال دے قوم کی بات سن کر بلعم نے کہا: تم پر افسوس ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور ان کے ساتھ فرشتے اور مومن لوگ ہیں میں ان کے خلاف کیسے بددعا کرسکتا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو علم ملا ہے اس کا تقاضہ ہے کہ اگر میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف دعا کی تو میری دنیا و آخرت تباہ ہو جائے گی قوم نے جب گریہ زاری کے ساتھ مسلسل اصرار کیا تو بلعم نے کہا اچھا اللہ تعالیٰ کی مرضی معلوم کرلوں اور بلعم کا طریقہ ہی یہی تھا جب بھی کوئی دعا کرتا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی مرضی معلوم کرتا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو جواب مل جاتا چنانچہ اس بار بھی اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس نے رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو منع فرما دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے خلاف دعا نہ کرنا تو اس نے اپنی قوم کو کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت نہیں دی

پھر اس قوم نے اس کو تحفے دیئے جن کو اس نے قبول کر لیا اسکی قوم نے دوبارہ دعا کرنے کی درخواست کی تو اس نے پھر اجازت لینے کا کہا کہ میں اللہ تعالی سے اجازت مانگتا ہوں پھر بتاتا ہوں اس نے پھر اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی اللہ تعالی نے کوئی جواب نہ دیا اس نے اپنی قوم کو کہا کہ مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو میں دُعا نہیں کر سکتا تو لوگوں نے اس کو کہا اگر اللہ تعالی کو منظور نہ ہوتا تو اللہ تعالی تم کو منع فرما دیتا لوگوں کے بار بار کے اصرار پر وہ فتنہ میں مبتلا ہو گیا بلعم اپنی گدھی پر بیٹھ کر پہاڑ کی جانب روانہ ہو گدھی نے اس کو گرایا اور وہ پھر سوار ہو جاتا حتی کہ اللہ تعالی کے حکم سے گدھی نے اس کے ساتھ کلام کیا اس نے کہا مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو تم کہتے ہو کہ چلو مگر فرشتے مارتے ہیں وہ آگے جانے نہیں دیتے شرم کرو تم اللہ تعالی کے نبی اور مومنین کے خلاف دعا کرنے جا رہے ہو بلعم پھر بھی باز نہیں آیا وہ اپنی قوم کے ساتھ پہاڑ پر چڑھا اب بلعم جو بھی بد دعا کرتا اللہ تعالی اس کی زبان پھسلا دیتا یہ حضرت موسی علیہ السلام کا نام لینے کی بجائے اپنی قوم کا نام لے دیتا اور جب رحمت کی دعا کرنے لگتا اپنی قوم کے لئے تو اللہ تعالی اس کی زبان پر حضرت موسی علیہ السلام کا نام جاری فرما دیتا تو لوگ چیخ اٹھے کہ یہ کیا کر رہے ہو ہمارے لئے بد دعا اور ان کیلئے دعا یہ کیا طریقہ؟ تو اس نے کہا میرا بس نہیں چل رہا اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی اصل میں مجھے پر اللہ تعالی کی قدرت غالب آ گئی ہے اتنا کہنے کے ساتھ اس کی زبان لٹک کر اس کے سینے تک آ گئی اس نے اپنی قوم سے کہا میری دنیا اور آخرت دونوں خراب ہو گئیں ہیں میں تم کو ایک طریقہ بتاتا ہوں تم حسین و جمیل عورتوں کو تیار کر کے ان کے لشکر میں بھیج دو کسی ایک شخص نے بھی زنا کر لیا تو تمھارا کام ہو جائے گا کیونکہ جس قوم میں زنا ہو اس قوم سے اللہ تعالی ناراض ہو جاتا ہے اور ان کو کامیاب نہیں ہونے دیتا بلعم کی قوم نے خواتین کو تیار کر کے روانہ کر دیا اور وہ لشکر میں داخل ہو گئیں ایک کنعانی عورت ایک سردار کے پاس سے گزری تو اس کو حضرت موسی علیہ السلام نے اس کو منع بھی فرمایا مگر اس نے اس کے ساتھ بدکاری کر لی اس پر اللہ تعالی نے طاعون میں مبتلا کر دیا تو ستر ہزار لوگ فوت ہو گئے حضرت موسی علیہ السلام کا مشیر اس وقت کسی کام کو گیا ہوا تھا جب واپس آیا تو اس نے ان دونوں کو قتل کر دیا تب طاعون ختم ہوا

تفسیر بغوی جلد ۳ ص ۳۰۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

سبحان اللہ کیا وہ غیرت والی گدھی تھی کہ اللہ تعالی کے پیارے نبی علیہ السلام کے خلاف بدعا کرنے جا رہا ہے تو وہ اس کا ساتھ دینے کو تیار نہیں ہے اس کو گرا دیتی ہے مار کھا رہی ہے مگر ساتھ نہیں چلتی آج کے نام نہاد پیر جو کہ کافروں کو اپنی خدمات پیش کرنے کی دعوتیں دے رہے ہیں کہ اگر تم کو تمھارے حقوق نہیں مل رہے تو ہم تم کو حقوق دلوائیں گے کاش کہ یہ لوگ اس گدھی سے ہی سبق سیکھ لیتے اس گدھی نے یہ سوچا ہوگا کہ اگر میں اس کے ساتھ چلی گئی تو کہیں اللہ تعالی کے عذاب کی گرفت میں نہ آ جاؤں کاش آج لوگ بھی ذرا غور کرتے کہ وہ کفار کے ساتھ تعاون تو نہیں کر رہے اگر کر رہے ہیں تو اس گدھی سے ہی سبق حاصل کریں اور توبہ کریں

کتا ان سے بہتر ہے

ایک بار امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کھانا کھانے کے بعد کھانا بچ جائے اور وہاں پر گستاخان رسول کے علاوہ کوئی نہ ہو تو وہ کھانا کتے کو ڈال دیا جائے ان گستاخوں کو نہ دیا جائے تو مولانا رکن الدین الوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضور وہ انسان تو ہیں امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مولانا کیا کسی کتے نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی ہے لھذا وہ کتا ان سے بہتر ہے جو رسول اللہ ﷺ کی توہین کرتے ہیں

بزم جاناں ص ۲۹۰ مطبوعہ ضیاء القرآن دربار مارکیٹ لاہور

کتے تو گستاخی نہیں کرتے

سید عرفان احمد شاہ المعروف نانگا مست صاحب کے پاس جب میں زیارت کے لئے گیا تو انہوں نے مجھے اپنا ایک واقعہ سنایا کہ ایک دن انہوں نے کچھ لوگوں کو جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گستاخ تھے کتا کہہ دیا بس اتنا کہنا تھا کہ وہاں موجود پانچ چھے کتے ان کے پیچھے لگ گئے اور انہوں نے بھونکنا شروع کر دیا صبح نو بجے سے لیکر شام چار بجے تک ان کے پیچھے بھاگتے اور بھونکتے رہے حتی کہ یہ جب تھک کر بیٹھ گئے تو ان کتوں کو کہنے لگے خدا کا خوف کرو مجھے کیوں تنگ کر رہے ہو میری جان چھوڑ دو اتنے میں ان کے ذہن میں

آیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گستاخوں کو کتا کہہ دیا ہے اس وجہ سے یہ غصہ کر گئے ہیں کہ ہم کو ان کے ساتھ کیوں ملا دیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ان کتوں کو کہا کہ آج کے بعد میں گستاخوں کو کتا نہیں کہوں گا میرا وعدہ ہے بس اتنا کہنا تھا کہ وہی کتے جو سارا دن ان کے پیچھے لگے رہے اب وہی کتے تھے کہ ان کے قدموں میں گرتے تھے اور کچھ کتے ان کے آگے اور کچھ پیچھے چلنا شروع ہو گئے یہاں تک کہ شاہ صاحب کو گھر چھوڑ کر بھاگ گئے اس سے ثابت ہوا کہ کتے بھی غیرت والے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے تو کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین نہیں کی پھر ہمارا نام کیوں لیا جاتا ہے اس لئے وہ غصہ کر گئے

ہرنی خوشبو لینے گئی

انه لما اهبط آدم عليه السلام الى الارض جاء ت وحوش الفلاة تسلم عليه وتزوره فيدعو لكل جنس بما يليق به فجاء ت طائفة من الظباء فدعا لهن ومسح على ظهورهن فظهر فيهن نوافج المسك فلما راى بواقيها ذلك قلن من اين هذا لكن فقلن زرنا صفي الله آدم عليه السلام فدعا لنا ومسح على ظهورنا فمضى البواقي اليه فدعا لهن ومسح على ظهورهن فلم يظهر فيهن من ذلك شئ نال اخوانكم فقالوا قد فعلنا كما فعلتم فلم نر شيئا مما حصل لكن فقالوا انتم كان عملكم لتنالوا كما نال اخوانكم واولائك كان عملهم لله من غير شوب فظهر ذلك في نسلهم وعقبهم الى يوم القيامة

جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو جنگل کے جانور آپ کو سلام عرض کرنے اور زیارت کرنے کی نیت سے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آپ نے ان کے لئے جو مناسب تھا دعا کر دی اتنے میں ہرنیوں کا ایک لشکر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے ان کے لئے دعا بھی کی اور ان کی پشتوں پر ہاتھ مبارک بھی پھیرا حضرت آدم علیہ السلام کے دست مبارک کی برکت سے ان کے جسموں سے کستوری کی خوشبو آنے لگی

جب دوسروں جانوروں کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان سے سوال کیا کہ یہ خوشبو کہاں سے لائے ہوتو انہوں نے کہا کہ ہم حضرت آدم علیہ السلام کے پاس گئے تھے تو انہوں نے ہمارے لئے دعا کی ہے اور ہماری کمر پر ہاتھ مبارک پھیرا ہے یہ اسی کی برکت سے خوشبو آرہی ہے وہ جانور بھی حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کی کمر پر بھی ہاتھ مبارک پھیرا اور دعا بھی کی جب واپس آئے تو ان کے جسموں سے خوشبو نہیں آرہی تھی انہوں نے ان ہرنیوں سے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ ہمارے تو جسموں سے خوشبو نہیں آرہی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں اس نیت سے گئے کہ وہ اللہ تعالی کے نبی ہیں اور ان کی زیارت کریں اور تم اس نیت سے گئے تھے کہ تم کو خوشبو ملے اللہ تعالی نے ان ہرنیوں کی اچھی نیت کی برکت سے ان کی نسل میں تا قیامت خوشبو رکھ دی (روح البیان جلد ۳ ص ۲۱۰ مطبوعہ کتبہ رحمانیہ لاہور پاکستان)

اس سے ثابت ہوا کہ اگر جانور بھی اللہ تعالی کے پاک بندوں کی بارگاہ میں نیک نیت سے حاضر ہوں تو اللہ تعالی ان کو بھی خالی ہاتھ نہیں بھیجتا ہے تو جو مسلمان ہو کر اللہ والوں کے پاس اسی کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے جائے تو اللہ تعالی کا کتنا انعام ہوگا جو لوگ اللہ تعالی کے نیک بندوں کی توہین کی نیت اور ان کے مزارات پر دھماکے کی نیت سے جاتے ہیں اللہ تعالی کی ان پر کتنی لعنت برستی ہوگی یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ جب ان جانوروں نے کہا کہ ہم میں سے تو خوشبو نہیں آرہی تو ان ہرنیوں نے حضرت آدم علیہ السلام پر اعتراض نہیں کیا یہ نہیں کہا کہ اب ان میں طاقت نہیں ہوگی تم کو معطر کرنے کی بلکہ یہ کہا کہ تمھاری نیت ٹھیک نہیں تھی وہ تو اب بھی نواز دیتے اگر تمھاری نیت درست ہوتی تو اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کے انبیاء علیہم السلام پر ہونے والے اعتراضات کا جواب صرف اہل اسلام ہی نہیں بلکہ جانور بھی دیتے ہیں

ان لكم في الانعام لعبرة

ہرنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کرایا

وفی حلیة الاولیاء لا[illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم ومعه ظبی قد

اصطادہ فانطق اللہ سبحانہ الذی انطق کل شئی الظبی فقالت یارسول اللہ ان لی اولادا وانا ارضعھم وانھم الآن جیاع فامر ھذا ان یخلینی حتی اذھب فارضع اولادی واعود قال رسول اللہ ﷺ فان لم تعودی ؟ قالت ان لم اعد فلعنی اللہ کمن تذکر بین یدیہ فلایصلی علیک او کنت کمن صلی ولم یدع فقال النبی ﷺ اطلقھا وانا ضامنھا فذھبت الظبیۃ ثم عادت فنزل جبریل علیہ السلام فقال یا محمد ﷺ اللہ یقرء ک السلام ویقول لک وعزتی وجلالی لقد انا ارحم بامتک من ھذہ الظبیۃ باولادھا وانا ارد ھم الیک کما رجعت الظبیۃ الیک ﷺ

امام ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں نقل فرمایا ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اس کے پاس ایک ہرنی تھی جس کو اس نے شکار کیا تھا اللہ تعالی جو ہر چیز کو بولنے کی قوت دیتا ہے نے اس ہرنی کو بھی بولنے کی طاقت عطا فرمائی وہ عرض کرنے لگی یارسول اللہ میرے بچے ہیں اور وہ بھوکے ہیں اگر آپ مجھے اجازت دے دیں تو میں ان کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو واپس نہ آئی تو ؟ تو وہ عرض کرنے لگی یا رسول اللہ ﷺ اگر میں نہ آئی تو اللہ تعالی مجھ پر لعنت فرمائے جس طرح اس پر لعنت فرماتا ہے جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ کی ذات اقدس پر درود نہ پڑھے یا پھر اس کی طرح بنادے جو شخص نماز ادا کرے اور دعا نہ کرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو یہ آجائے گی میں ضامن ہوں وہ ہرنی گئی اور فوراً واپس آگئی اتنے میں جبریل امین حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالی سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے یہ ہرنی جس طرح اپنے بچوں پر شفقت کرتی ہے میں اس سے بھی زیادہ آپ کی امت پر رحم فرماتا ہوں اور میں آپ کی امت اسی طرح آپ کے پاس جمع کر دوں گا جس یہ ہرنی آپ کے پاس آگئی ہے

(القول البدیع ص ۳۱۳ مطبوعہ النوریہ رضویہ لاہور پاکستان)

اس حدیث پاک سے کچھ مسائل ثابت ہوا ایک تو یہ کہ ہرنی کا رسول اللہ ﷺ کی

بارگاہ میں عرض کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ جانتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ اس کی مشکل حل کرا سکتے ہیں دوسرا یہ کہ اس سے رسول اللہ ﷺ نے وعدہ لیا کہ تم واپس آؤ گی اور وہ وعدے کے مطابق واپس آئی اگر جانور ہو کر رسول اللہ ﷺ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرتی ہے تو ہمارے لئے بھی لازم ہے کہ ہر وعدہ جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے کیا ہے اس کو پورا کریں تیسرا یہ کہ اس نے کہا اگر میں نہ آئی تو ان لعنتیوں میں سے ہو جاؤں جو آپ ﷺ پر درود شریف نہیں پڑھتے وہ ہرنی کتنی غیرت والی ہے اس نے مسئلہ ہی حل کر دیا کہ جو درود نہ پڑھے وہ لعنتی ہے اور جو درود شریف سے روکے وہ کتنا بڑا لعنتی ہوگا اور جو شخص درود شریف سن کر لڑائی شروع کر دے وہ کتنا بڑا لعنتی ہے یہاں پر ایک حکایت نقل کرنا ضروری سمجھتا ہوں تا کہ پتہ چلے کہ کچھ شیطان درود پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور درود شریف سنتے ہی ان کی طبیعت خراب ہونا شروع ہو جاتی ہے ہمارے ایک دوست جناب زاہد جاوید فاروقی صاحب نے ایک واقعہ سنایا کہ لاہور ہی کی ایک مسجد میں ایک شخص چلا گیا اس نے الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ پڑھ دیا تو اندر سے ایک لعنتی بولا یہ کون کتا بھونکا ہے؟ وہ شخص بھی دیہاتی تھا اور تھا وہ غیرت والا وہ بولا جب سامنے خنزیر آ جائے تو کتوں کا بھونکنا مجبوری بن جاتا ہے اب اس ہرنی کی سوچ دیکھیں اور اس خبیث کا طریقہ دیکھیں کہ کس طرح رسول اللہ ﷺ کے درود شریف کی توہین کی ہے کیا وہ بھی رسول اللہ ﷺ کا امتی ہو سکتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے درود شریف سے ہی پریشان ہو جاتا ہو آج درود شریف پڑھنا بدعت اور نہ پڑھنا سنت کہنا شروع کر دیا گیا خدا ذلیل کرے ایسی گندی سوچ کے لوگوں کو

چوتھا مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ اس نے کہا جو نماز ادا کرے اور دعا نہ کرے ان میں سے ہو جاؤں ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ نماز کے دعا ضرور بعد کیا کرے اس سے ثابت ہوا کہ وہ ہرنی بہت غیرت والی تھی جس نے رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھنے والوں کو لعنتی قرار دیا

ہرنی نے رسول اللہ ﷺ کو پیٹھ نہیں کی

امام ابو عبد اللہ محمد بن موسیٰ بن النعمان رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۸۳ فرماتے ہیں

سمعت الشیخ الصالح اباذکریا الاسکندرانی و کان من اولیاء اللہ

يقول سمعت سيدهم الراشدي يقول كنت بحرم رسول الله ﷺ فاذا ظبية قد اقبلت من باب الرحمة في وسط القائلة حتى واجهت قبر النبي ﷺ فوقفت من بعيد وهي تومي برائسها كالمسلمة عليه ﷺ وذرفت عيناها بالدموع ثم تاخرت على عجزها حتى خرجت ولم تول ظهرها تعظيما وتوقير النبي ﷺ حتى خرجت من الحرم الشريف ونحن نشاهد ذلك قلت اري هذه الظبية من نسل تلك الظبية التي اطلقها رسول الله ﷺ

کہ میں نے سنا شیخ صالح ابوذکریا اسکندرانی اور وہ اللہ تعالیٰ کے ولی تھے وہ فرماتے ہیں کہ میں شیخ راشدی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حرم مقدس میں بیٹھا ہوا تھا اچانک ایک ہرنی باب الرحمۃ سے دوپہر کے وقت آئی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس کے سامنے کھڑی ہوگئی اور دور ہی رہی سر کے اشارے سے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کر رہی تھی اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر وہ واپس جانے لگی تو رسول اللہ ﷺ کی طرف پیٹھ نہیں کی پچھلے پاؤں ہی چلتی چلتی حرم شریف سے باہر نکل گئی جب تک باہر نہیں گئی اس کا منہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی طرف ہی رہا یہ سارا ادب رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کی خاطر کر رہی تھی اور ہم سارا معاملہ دیکھتے رہے امام ابو عبداللہ محمد بن موسیٰ بن النعمان رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۸۳ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ ہرنی اس ہرنی کی اولاد میں سے ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے آزاد کرایا تھا۔

(مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام فی الیقظۃ والنام ص ۱۹۸ مطبوعہ النوریہ الرضویہ لاہور پاکستان)

اس سے ثابت ہوا کہ نسل اچھی ہو تو سینکڑوں سال بھی گزر جائیں تو احسان نہیں بھولتے اگر نسل ہی خراب ہو تو لمحے ہی نہیں گزرتے کہ بھول جاتے ہیں اس ہرنی کو کس نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کے آداب بتائے تھے آج کے لوگ ہوتے تو انہوں نے تو فوراً سے پہلے شرک کا فتویٰ لگا دینا تھا اصل میں وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے باادب غلام تھے آج تو لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی طرف پیٹھ کرنے کا کہا جاتا ہے ہائے افسوس اس ہرنی سے ہی سبق

لیا ہوتا اور کریم آقا ﷺ کی بارگاہ کا ادب کرتے اور نہ خود پیٹھ کرتے اور نہ لوگوں کو کرنے دیتے اس سے ثابت ہوا کہ وہ ہرنی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے دور ہی کھڑی ہوئی ادب کی خاطر کہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے اس میں سبق ہے ان لوگوں کے لئے جو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جا کر بھی سیلفیاں لے رہے ہوتے ہیں ارے نادانوں تم سے وہی ہرنی ہی اچھی جو ادب کے ساتھ سلام کرنے کے بعد چلی گئی اور کوئی کام ایسا نہیں کیا کہ جس سے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی بے ادبی ہو

گوہ کا ختم نبوت کا اعلان کرنا

اخرج الطبرانی فی الاوسط ابن عدی والحاکم فی المعجزات والبیھقی وابونعیم وابن عساکر عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ کان فی محفل من اصحابہ اذ جاء اعرابی من بنی سلیم قد صاد ضبا فقال والات والعزی لاامنت بك حتی یومن بك ھذا الضب فقال رسول اللہ ﷺ من انا یاضب فقال الضب بلسان عربی مبین یفھم القوم جمیعا لبیك وسعدیك یارسول رب العالمین قال من تعبد ؟ فقال الذی فی السماء عرشه وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه قال فمن انا؟ قال انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقك وقد خاب من کذبك فاسلم الاعرابی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کی محفل میں تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی گوہ کا شکار کر کے لایا اور بولنے لگا کہ مجھے لات وعزی کی قسم میں تب تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ گوہ ایمان نہ لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس گوہ کو فرمایا اے گوہ بتا تو کس کی عبادت کرتی ہے؟ تو گوہ فصیح عربی زبان میں بولی اس نے کہا لبیک وسعدیک اے سارے جہانوں کے رب کے رسول اسکی بات کو سارے لوگ سمجھ رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو کس کی عبادت کرتی ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں اس کی عبادت کرتی

ہوں جس کا عرش آسمانوں میں ہے اور اس کی حکومت زمین میں ہے اور اس کے راستے سمندروں میں ہیں اور جنت جس کی رحمت کا مظہر ہے اور جہنم اس کے جلال کا مظہر ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے گوہ بتا میں کون ہوں تو اس نے کہا کہ آپ تمام جہانوں کے رب کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں جو آپ پر ایمان لایا وہ کامیاب ہو گیا اور جو ایمان نہ لایا وہ ذلیل ہوا یہ سنتے ہی وہ دیہاتی کلمہ پڑھ کر رسول اللہ ﷺ کا غلام بن گیا

الخصائص الکبری جلد ۲ ص ۱۰۸ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ پشاور پاکستان

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ وہ گوہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتی ہے اور اس کا بر سر محفل اعلان بھی کرتی ہے آج کے کفار رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا مسئلہ بیان کرنے کو دہشت گردی اور فتنہ انگیزی کا نام دیتے ہیں اس طرح کے لوگ خنزیر سے ہزار بار بدتر ہیں وہ جانور ہو کر رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے مسئلہ کو اپنے مالک کے سامنے بھی بیان کر رہی ہے مگر یہ لوگ کفار کے ایسے غلام بنے کہ اہل اسلام کو بھی ختم نبوت کے منکروں کے خلاف نہیں بولنے دیتے

جانوروں کا خدمت گزاری کے لئے عرض کرنا

العلامہ المحقق امام ابو علی سیدی الحسن بن عمر مزور رحمۃ اللہ علیہ المواہب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

ففی المواھب ذکروا انہ لما ولد ﷺ قیل من یکفل ھذہ الدرۃ الیتیمۃ التی لا یوجد لمثلھا قیمۃ ؟ وقالت الوحوش نحن اولا بذلک ننال شرفہ وتعظیمہ ﷺ فنادی لسان القدرۃ ان یا جمیع المخلوقات ان اللہ تعالی کتب فی سابق حکمتہ القدیمۃ النبی الکریم یکون رضیع الحلیمۃ

مواہب شریف میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو یہ اعلان کیا گیا کہ کون اس بے مثل و بے مثال موتی کی خدمت کرے گا کہ جس کی ساری دنیا میں کوئی قیمت نہیں ؟ حیوانوں نے عرض کیا ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی

خدمت کریں اور یہ شرف بھی ہم کو ہی حاصل ہو اللہ تعالی نے فرمایا اے ساری مخلوقات بے شک اللہ تعالی نے اپنی حکمۃ قدیمہ کے مطابق پہلے ہی لکھ دیا ہے کہ اس کے محبوب ﷺ کو دودھ پلانے کا شرف حلیمہ کو حاصل ہوگا (شفاء السقیم بمولد النبی الکریم ص ۱۲۰ مطبوعہ النوریہ الرضویہ لاہور پاکستان)

پرندوں کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت گزاری کے لئے عرض کرنا

العلامہ المحقق امام ابو علی سیدی الحسن بن عمر مزور رحمۃ اللہ علیہ المواہب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

ففی المواهب ذکروا انه لما ولد ﷺ قیل من یکفل هذه الدرة الیتیمة التی لایوجد لمثلها قیمة قالت الطیور نحن نکفله ونغتنم خدمته الظیمة فنادی لسان القدرة ان یاجمیع المخلوقات ان الله تعالی کتب فی سابق حکمته القدیمة النبی الکریم یکون رضیع الحلیمة

مواہب شریف میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو یہ اعلان کیا گیا کہ کون اس بے مثل و بے مثال موتی کی خدمت کرے گا کہ جس کی ساری دنیا میں کوئی قیمت نہیں؟ تو پرندوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت کریں گے اور اس خدمت کو اپنے لئے بہت عظیم سعادت جانیں گے اللہ تعالی نے فرمایا اے ساری مخلوقات بے شک اللہ تعالی نے اپنی حکمۃ قدیمہ کے مطابق پہلے ہی لکھ دیا ہے کہ وہ اس کے محبوب ﷺ کو دودھ پلانے کا شرف حلیمہ کو حاصل ہوگا

(شفاء السقیم بمولد النبی الکریم ص ۱۲۰ مطبوعہ النوریہ الرضویہ لاہور پاکستان)

جانوروں کا رسول اللہ ﷺ کے میلاد پر خوش ہونا

وروی ابو نعیم عن ابن عباس رضی الله عنهما قال من دلالة حمل آمنة رضی الله عنها برسول الله ﷺ ان کل دابة لقریش نطقت تلك اللیة وقالت حمل برسول الله ﷺ ورب الکعبة وهو امام

الدنیاوسراج اهلها ولم یبق سریر لملك من ملوك الدنیاالااصبح منکوسا وفرت وحوش المشرق الی وحوش المغرب بالبشارات

امام ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں آنے پر علامت یہ ظاہر ہوئی کہ قریش کے سارے جانور بولنے لگ گئے اور انہوں نے یہ کہا کہ رب کعبہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہونے والی ہے اور وہ امام اہل دنیا ہیں اور اہلِ دنیا کے سراج ہیں دنیا کے ہر بادشاہ کا تخت الٹا جا گرا مشرق کے جانور مغرب والوں کو رسول اللہ ﷺ کے میلاد شریف کی مبارک باد دے رہے تھے اور خوشی سے بھاگ بھاگ کر جا رہے تھے

دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۳۶۲ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ ان جانوروں نے کسی مولوی کی تقریر نہیں سنی تھی اور نہ ہی کوئی کتاب پڑھی تھی اور نہ انہوں نے کسی سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے میلاد پر خوش ہونا جائز ہے کہ نہیں آج کے لوگوں سے تو وہ جانور اچھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے میلاد شریف کی خوشی منانے کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں کیا سب نے مل کر خوشی منائی

رسول اللہ ﷺ کی سواری کا جانور حیا کرتے

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے صدقہ وفضائل پر روشنی ڈال رہے تھے مجلس سے ایک نوجوان کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ ﷺ یہ اونٹنی غریبوں کے لئے ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس اونٹنی کو دیکھا اور فرمایا یہ اونٹنی میرے لئے خرید لی جائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو خرید لیا ایک دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے عمر میں تم کو ایک عجیب بات بتاتا ہوں میں ایک رات گھر جانے لگا تو اس اونٹنی نے مجھے کہا السلام علیک یارسول اللہ میں نے کہا بارک اللہ تعالیٰ فیک تو کہنے لگی میری ماں فلاں قریشی کے پاس تھی وہ جب دودھ دوہتا تو چارہ ڈالتا اور جب دودھ نہ دوہتا تو چارہ بھی نہ ڈالتا میں اس کی پانچویں بیٹی ہوں زمانہ جاہلیت میں کفار کی یہ رسم تھی کہ اگر کوئی اونٹنی پانچواں بچہ دیتی تو اس کو بت کے نام پر قربان کر دیتے ایک

اعرابی نے مجھے عاریۃً پکڑ لیا میں اس سے بھاگ گئی اور چراہ گاہ میں چرنے لگی مجھے گھاس سے آواز آئی ادھر آؤ تم نبی آخر الزمان ﷺ کے لئے پیدا کی گئی ہو رات کا وقت ہوتا جنگل کے جانور درندے اور پرندے ایک دوسرے کو کہتے کہ یہ اونٹنی رسول اللہ ﷺ کی ہے اس کو کوئی بھی تکلیف نہ دے اب اللہ تعالی نے کرم فرمایا کہ میں آپ کے قدموں میں آ گئی ہوں رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام عضباء رکھا

شرف النبی ﷺ ص ۷۰ مطبوعہ احمد جاوید فاروقی پبلشر لاہور

اس سے اندازہ لگائیں کہ وہ اونٹنی ابھی تک رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئی نہیں مگر جنگل کے جانور اس کا ادب کر رہے ہیں اس کو تکلیف نہیں دے رہے اس سے ثابت ہوا کہ جنگل کے جانور بھی رسول اللہ ﷺ کے تعلق والی چیزوں کا حیا کرتے ہیں وہ لوگ جنگلی جانور جتنا بھی حیا نہ کریں وہ کیسے مسلمان ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے آثار کو مٹا رہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے تعلق والی چیزوں کو ختم کر رہے ہیں وہ جنگلی جانور رسول اللہ ﷺ کی سواری کا حیا کریں اس کی بے ادبی نہ کریں اور آج کا نام نہاد مسلم رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے قانون کی توہین کرے تو اس کو کیسے مسلمان کہا جا سکتا ہے

میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تیری شکایت کروں گا

وقد اخرج اصطفان صليبا من الذهب وجعله في عنقه في سلسلة من الفضة وجعل يقلبه ويرفعه على راسه فعلم ضرار انه يستنصر به عليه فقال ضرار رضي الله عنه ان كنت تستنصر على به فانا استنصر بالقريب المجيب الذى هو ممن دعاه قريب ثم حمل عليه وارى الناس ابوابا من الحرب حتى ضج الناس من قتالهما فصاح خالد بن وليد رضي الله عنه يا بان الازور ماهذا التكاسل والتغافل والجنة قد فتحت لك والنار قد فتحت لاعدائك واياك الكسل فان الله عزوجل يعينك قال فايقظ ضرار نفسه وانقض من سرجه وحمل على خصمه وتصايحت الروم

بصاحبهاتشجعه و كلاهمافي ضرب عظيم وقد حميت الشمس وتعب الجواد ان فاشار البطريق الى ضرار ان ترجل حتى نتقابل فهم ضرار ان يترجل شفقة على الجواد واذا بصفوف الروم قد خرجت ورجل يقود جنيبا امامهم وكان ذلك غلام البطريق فلمانظر اليه ضرار صاح في جواده وقال له اجلد معي ساعة والاشكوتك الى رسول الله ﷺ قال فحمحم الجواد الى آخره

اصطفان سونے کی صلیب گلے میں لٹکا کر حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا تو صلیب کو چومنے لگا حضرت ضرار رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ یہ صلیب سے مدد مانگ رہا ہے تو حضرت ضرار رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اگر تو میرے مقابلے میں صلیب سے مدد مانگتا ہے تو میں اس ذات سے مدد مانگتا ہوں جو قریب و مجیب ہے اور وہ ذات دعا کرنے والے کے قریب ہوتی ہے تیرے مقابلے میں اس سے مدد مانگتا ہوں یہ کہہ کر آپ نے اس پر حملہ کر دیا دونوں نے فن حرب کے دروازے کھول دیئے حتی لوگ بے قرار ہو گئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے چلا کر فرمایا ابن ازور سستی کیا ہے یہ لڑائی لمبی کیوں ہو رہی ہے؟ حالانکہ جنت تمھارے لئے کھول دی گئی ہے اور دوزخ کے دروازے تمھارے دشمن کے لئے کھول دئے گئے ہیں اور اللہ تعالی تم کو دیکھ رہا ہے بز دلی سے بچو اور مردانہ وار حملہ کرو یہ سن کر حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کے دل میں جذبہ پیدا ہو گیا اور زین پر بیٹھے بیٹھے کانپنے لگے اور دشمن پر حملہ کر دیا کہتے ہیں کہ رومی چلا چلا کر اصطفان کو بہادری کی امنگ دلا رہے تھے اور یہ دونوں حریف پوری طرح حرب ضرب کے ساتھ جنگ میں مصروف تھے حتی کہ سورج کی گرمی جبہت زیادہ ہو گئی اور وہ بھی آگ برسانے لگا دونوں پسینہ پسینہ ہو گئے گھوڑوں میں دم خم نہ رہا اصطفان نے آپ کی طرف اشارہ کیا کہ گھوڑوں کو چھوڑ دیں اور پیدل لڑیں آپ نے گھوڑے پر رحم کھا کر ارادہ کیا ہی تھا کہ پیدل لڑیں اچانک ایک سوار جو اصطفان کا غلام تھا وہ گھوڑے پر سوار آ رہا ہے اور ایک گھوڑا اس کے لئے بھی لا رہا ہے اتنے میں حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے کو چلا کر فرمایا تھوڑی دیر اور میرا ساتھ دے وگرنہ میں مدینہ منورہ جا کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تیری شکایت کروں

گا گھوڑا یہ سن کر ہنہنایا اور ٹاپیں بھرنے لگا

فتوح الشام ص ۹۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

اونٹ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونا

عن انس رضی اللہ عنہ کان اهل بیت من الانصار لهم جمل یسنون علیه وانه تصعب علیهم فمنعهم ظهره وان الانصار جائوا الی رسول الله ﷺ فقالوا انه کان لنا جمل نسنی علیه وانه استصعب علینا ومنعنا ظهره وقد عطش النخل والزرع فقال رسول الله ﷺ لاصحابه قوموا فقاموا فدخل الحائط والجمل فی ناحیته فمشی رسول الله ﷺ نحوه فقالت الانصار یارسول الله ﷺ قد صار مثل الکلب وانا نخاف علیك صولته فقال رسول الله ﷺ لیس علی باس فلما نظر الجمل الی رسول الله ﷺ اقبل نحوه حتی خر ساجدا بین یدیه فاخذ رسول الله ﷺ بناصیته اذل ما کان قط رواه احمد والنسائی بسند جید

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی انصاری کے ہاں ایک اونٹ تھا جس سے کھیت کو پانی دیا کرتے تھے ایک بار وہ سرکش ہوگیا ایسا بگڑا کہ کوئی بھی آدمی اس کے پاس نہ جا سکتا تھا انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کر کے عرض کیا کھیت اور باغات خشک ہوئے جا رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس باغ میں تشریف لے گئے جہاں وہ اونٹ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف بڑھے انصاری نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اونٹ باؤلے کتے کی طرح ہوگیا ہے ہم کو خوف ہے کہ کہیں آپ پر حملہ نہ کردے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس سے کچھ اندیشہ نہیں جب اونٹ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آگے بڑھ کر سجدہ میں گر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیشانی کے بال پکڑ لئے اور وہ ایسا فرمانبردار ہوا کہ اس طرح کبھی بھی نہیں ہوا تھا

الزرقانی علی المواہب الدنیہ جلد ۶ ص ۵۶۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

جانور بے عقل ہے اور باؤلا بھی ہے باوجود اس کے رسول اللہ ﷺ کو پہچان رہا ہے اور سجدہ بھی کر رہا ہے اور تعظیم بھی کر رہا ہے ثابت ہوا کہ جانور اگر پاگل بھی ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ کی تعظیم بھی کرتا ہے اور پہچانتا بھی ہے اور سجدہ بھی کرتا ہے میں ان نام نہاد انسانوں کو کیا کہوں جو اپنے آپ کو عقل مند بھی کہتے ہیں پھر ان کو رسول اللہ ﷺ کی ناموس کا مسئلہ سمجھ نہیں آتا ہو نا تو یہ چاہیئے تھا کہ انسان اگر پاگل بھی ہو جاتا پھر بھی رسول اللہ ﷺ کی تعظیم نہ چھوڑتا اور رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں بھی پہچانتا اسی لئے اللہ تعالی نے قرآن میں فرمایا کہ

ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا

بے شک اللہ تعالی کے ہاں سب جانوروں سے بدترین کافر ہیں

کیونکہ جانور پاگل ہو کر بھی رسول اللہ ﷺ کو جانتا ہے اور عزت کرتا ہے یہ اپنے سمجھ دار ہونے کا دعوی کر کے بھی رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کے مسئلے کو نہیں سمجھتا پھر یہ بات کتنی افسوس ناک ہے کہ انسان اپنے آپ کو عالم و حافظ و قاری پروفیسر و ڈاکٹر بھی کہے پھر رسول اللہ ﷺ کی نہ تو خود تعظیم کرے اور نہ لوگوں کو کرنے دے بلکہ ان کو بھی منع کرے یہی وجہ ہے اس کے جانوروں سے بدتر ہونے کی

جانور کا رسول اللہ ﷺ کا ادب کرنا

حضرت امام دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تک رسول اللہ ﷺ جانور پر سوار رہتے تب تک وہ جانور پیشاب وغیرہ نہ کرتے تھے اور نہ ہی وہ بیمار ہوتے تھے

ذکرِ جمیل ص ۳۷۵ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور پاکستان

وہ جانور ہو کر رسول اللہ ﷺ کا اتنا حیا کرتے کہ اگر ہم نے پیشاب کر دیا تو رسول اللہ ﷺ کو تکلیف ہوگی

عقاب کا رسول اللہ ﷺ کی سانپ سے حفاظت کرنا

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں نقل فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن موزے اتار کر رکھ دیئے اور وضو فرمانے لگے جب وضو

فرما کر موزے پہننے لگے تو ایک عقاب آیا اس نے جھپٹ کر ایک موزہ شریف اٹھالیا اور اوپر جا کر الٹا دیا تو اس میں سے ایک سانپ نکل کر گر گیا رسول اللہ ﷺ نے اس عقاب سے فرمایا کہ تجھے کیسے معلوم ہو گیا کہ موزے میں سانپ ہے؟ تو عقاب نے عرض کیا ہوا میں اڑتے ہوئے میرا موزے میں سانپ کو دیکھ لینا یہ میرا کوئی کمال نہیں بلکہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ آپ کے نورانی عکس کی برکت وجہ سے ہے یعنی جب میں ہوا میں اڑتا ہوا گزرا تو آپ کے سر مبارک سے لیکر آسمان تک نور ہی نور تھا جب میں اس نور میں سے گزرا تو سارا جہان مجھ پر روشن ہو گیا تو میں نے موزہ شریف میں سانپ کو دیکھ لیا موزے میں سانپ کو دیکھنا میرا کمال نہیں بلکہ یہ آپ ﷺ کا ہی کمال ہے (مثنوی شریف دفتر سوم)

اس عقاب کو اتنا بھی گوارا نہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو سانپ سے تکلیف ہو

کبوتروں کا رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کرنا

عن ابی مصعب المکی رضی الله عنه قال ؛ادرکت زید بن الارقم والمغیرة بن شعبة وانس بن مالك رضی الله عنهم یتحدثون ،ان النبی ﷺ لما کان لیلة بات فی الغار ،امر الله تعالی شجرة فنبتت فی وجه الغار فسترت وجه النبی ﷺ وامر تبارك وتعالی حمامتین وحشیتین فوقعتا بفم الغار

حضرت ابو مصعب مکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید اور مغیرۃ بن شعبہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بیان کیا کرتے تھے کہ جس رات رسول اللہ ﷺ غار میں تشریف لے گئے تو اللہ تعالی نے ایک درخت کو حکم دیا اس نے رسول اللہ ﷺ کو چھپا لیا اور اللہ تعالی نے مکڑی کو حکم دیا تو اس نے جالا بنا دیا اور کبوتریوں کو حکم دیا تو وہ آکر اس جالے پر بیٹھ گئیں اور مشرک دیکھ کر نکل گئے (المعجم الکبیر جلد ۲۰ ص ۴۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

کبوتروں میں کتنی طاقت ہوتی ہے باوجود اس کمزوری کے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے لئے کمر باندھ لی اور کسی کا ڈر محسوس نہیں کیا اور مزے کی بات یہ ہے کہ جب کفار آئے تو وہاں سے اڑے نہیں بلکہ بیٹھے رہے انہوں نے بتا دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی عزت

وناموس کے لئے انسان بس ہمت باندھ لے پھر اللہ تعالی کی مدد آ جاتی ہے آج لوگ ڈرتے ہیں کہ اتنی بڑی طاقتوں سے کیسے لڑا جاسکتا ہے بھائی ان کبوتروں کو دیکھو کہ ایک طرف اتنے کفار اور دوسری طرف وہ بڑی دلیری کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اوران کبوتروں نے انڈے دے دیئے اب آپ غور کریں کہ انہوں یہ فکر نہیں کی کہ ہمارے انڈوں کا کیا بنے گا انہوں نے ہمیں سبق دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ناموس کا مسئلہ ہوتو اپنے بچوں کی فکر نہ کرنا وہ کبوتر اتنوں کافروں کیخلاف ڈٹ گئے اللہ تعالی نے ان کی بھی حفاظت فرمائی کہ کافروں کے ان کے انڈے توڑنے کی بھی ہمت نہ ہوئی

کبوتروں کا رسول اللہ ﷺ کو گرمی سے بچانا

امام نورالدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں

ان حمام مکۃ اظلہ ﷺ یوم فتحہا فدعا لہ بالبرکۃ

کہ مکہ مکرمہ کے کبوتروں نے رسول اللہ ﷺ پر فتح مکہ کے دن سایہ کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی

سیرت حلبیہ جلد ۲ ص ۵۲ مطبوعہ المکتبۃ المعروفیۃ کاسی روڈ شالدرہ کوئٹہ پاکستان

جاؤں کہاں در تمھارا چھوڑ کر

مدینہ منورہ میں رہنے والے ایک حاجی محمد اسماعیل صاحب کا بیان ہے کہ ایک حاجی پاکستان سے آیا اور ان کے مکان میں رہائش پذیر ہوا وہاں ایک بلی رہتی تھی جو اس حاجی کے پاس روز آیا کرتی تھی وہ حاجی بھی اس سے بہت پیار کرتا دن گزرتے گئے یہاں تک کہ حاجی کی روانگی کا وقت قریب آیا خیال کیا کہ اس بلی کو ساتھ لے جاؤں گا آخری رات تھی صبح کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کر کے روانہ ہونا تھا جب سوئے تو رسول اللہ ﷺ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا خیرت سے جاؤ اور وطن واپس پہنچو مگر میری بلی کو ساتھ نہ لے جانا یہ کئی دن سے روزانہ میرے دربار میں حاضر ہوکر عرض کرتی ہے یارسول اللہ مجھے بچالیجئے مدینہ چھوٹ رہا ہے

مدینۃ الرسول ﷺ ص ۱۰۰ مطبوعہ مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ ساہیوال پاکستان

سبحان اللہ کتنی وہ غیرت ومحبت والی بلی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا پڑوس نہیں چھوڑنا چاہتی اور وہ حاجی صاحب لا بھی پاکستان رہے تھے اور تھے بھی مسلمان اور تھے بھی رسول اللہ ﷺ کے عاشق مگر اس بلی نے وہاں سے آنا گوارا نہ کیا افسوس ان لوگوں پر ہے جو رسول اللہ ﷺ کا دامن چھوڑ کر کفار کے دامن سے وابستہ ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وفاداری نبھانے کے بجائے کفار کے وفادار ہوگئے اس بلی سے ہی سبق سیکھ لو جو رسول اللہ ﷺ کا دامن چھوڑ کر ایک اسلامی ملک پاکستان نہیں آنا چاہتی آج تم نے امریکہ و برطانیہ کو قبلہ کیوں بنالیا اور کافروں کی کاسہ لیسی کرنے پر فخر کرتے ہو

کبوتروں سے ہی سیکھ لو

حضور سیدی وسندی مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمہ اللہ مدفون مدینہ منورہ فرماتے ہیں کہ حرم شریف پر جب سعودیوں نے اقتدار سنبھالا تو انہوں نے حرم مدینہ منورہ کی صفائی کے لئے فیصلہ کیا کہ حرم کے کبوتروں کو دانہ وغیرہ نہ ڈالا جائے تا کہ دانہ کی تلاش میں نکلیں گے تو کہیں اور چلے جائیں گیا ور حرم شریف صاف رہ سکے گا اس حکم پر عمل کیا گیا تو کئی دن گزر گئے ان کو دانہ نہیں ڈالا گیا کبوتروں کی رسول اللہ ﷺ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ بھوک سے مر رہے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ کا آستانہ نہیں چھوڑ رہے اہل مدینہ منورہ نے اس منظر کو دیکھا دنیا میں یہ بات شہرت پکڑ گئی لوگوں نے حکومت کو تار بھیجے تا کہ یہ معاملہ دوبارہ شروع کیا جائے اصرار کے بعد دوبارہ ان کو دانہ ڈالا جانے لگا (حضور قطب مدینہ ص ۱۴۳)

ان کبوتروں نے کہا کہ ہم مر تو سکتے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ کے دربار سے دور نہیں رہ سکتے جو بھی ملا اسی در سے لیں گے کہیں اور جا کر جھولی نہیں پھیلائیں گے انہوں نے جان دے دی مگر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ نہیں چھوڑی انہوں نے وفادری نہیں بدلی آج تم کو اللہ تعالی کا دیا ہو سب کچھ ہے پھر بھی تم خدا و مصطفی ﷺ کے دشمنوں کے سامنے جھولیاں پھیلاتے ہو وہ اس بدلے میں تم سے تمھارا دین لیتے ہیں اور ایمان لیتے ہیں اور ایک تم ہو کہ سارا کچھ دے دیتے ہو

سانپ نے گستاخ کو ماردیا

عن عبدالله بن الحارث ان جدجد الجندعی اتی الیمن فعشق فیهم امرـة فقـال ان النبـی ﷺ یـامـر کـم ان تبعثـوالی بفتـاتکـم ،فقالوا ؛عهدنابرسول الله ﷺ وهویحرم الزنا،ثم بعثوا الی النبی ﷺ رجلافبعث علیا،فقال ائته ،فان وافقته حیافاقتله ،وان وجدته میتافاحرقه بالنار فخرج جدجد من اللیل یستسقی من الماء فلدغته افعی فقتلته

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جدجد یمن آیا تو اس کو ایک عورت سے عشق ہوگیا تو اس نے ان کو کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے کہ فلاں عورت کو میرے ساتھ بھیجو تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے زنا نہ کرنے کا وعدہ لیا ہے اور زنا کو حرام قرار دیا ہے تو انہوں نے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں روانہ کیا تو کریم آقا ﷺ نے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا اور فرمایا اگر تم کو زندہ ملے تو اس کو قتل کر دینا اور اگر مردہ ملے تو اس کو آگ لگا دینا تو رات کے وقت جدجد پانی لینے نکلا تو اس کو سانپ کو نے ڈنگ مار دیا تو وہ مر گیا (الخصائص الکبری جلد۲ ص ۱۳۱ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ پشاور پاکستان)

وہ سانپ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو معاف نہیں کر رہا اور ایک تو ہے کہ گستاخوں کے متعلق نرم گوشہ رکھتا ہے تیرا گستاخوں کے بارے میں نرم رویہ رکھنا تیرے سانپ سے بھی برتر ہونے کی نشاندہی کرتا ہے

بھیڑیا بول اٹھا

روی ابن وهب ان الذئب کلم اباسفیان بن حرب وصفوان بن امیة قبل اسلامهماوذلك انهماوجداذئبایریداخذظبی فجری الذئب خلف الظبی من الحل فدخل الظبی فانصرف الذئب عنه فعجبامن ذلك فقال الذئب لماسمع تعجبهمااعجب من ذلك محمد عبدالله

بالمدینة یدعوکم الی الجنة وتدعونه الی النار فقال ابوسفیان واللات والعزی ،لئن ذکرت ھذا بمکة لتترکنھا خلوفا

حضرت ابن وھب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوسفیان اور صفوان بن امیہ کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک بھیڑیا ہرن کو پکڑنے کی کوشش کر رہا ہے جب تک ہرن حل میں دوڑتا رہا تو بھیڑیا بھی اس کے پیچھے بھاگتا رہا جیسے ہی وہ ہرن حرم مکہ میں داخل ہوا تو بھیڑیا واپس جانے لگا ان دونوں کو بہت زیادہ تعجب ہوا تو وہ بھیڑیا بولا مجھے تو تعجب اس بات پر کہ مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تم کو جنت کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور ایک تم ہو کہ ان کو جہنم کی طرف جانے کی دعوت دیتے ہو ابوسفیان نے کہا قسم ہے لات وعزی کی اگر تو نے اس کا تذکرہ مکہ میں کیا ہوتا تو ضرور اہل مکہ اپنے گھروں کو خالی کر دیتے سارے مدینے چلے جاتے

(جامع المعجزات حجۃ اللہ علی العالمین لامام یوسف بن اسماعیل نبہانی ص ۳۳۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان)

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ القاضی عیاض جلد اول ص ۲۷۷ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی پشاور پاکستان)

یعنی رسول اللہ ﷺ تم کو جنت لے جانا چاہتے ہیں اور تم ہو کہ ان کو مکہ میں ہی نہیں رہنے دیتے میں ہرنی کو حرم کعبہ میں نہیں کچھ کہہ رہا اور تم ہو کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں نہیں رہنے دیا تعجب میرے کام پر نہیں بلکہ اپنے کام پر کرو اس بھیڑئے نے کوئی پریشانی نہیں لی کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے حق میں بول پڑا تو کہیں یہ مجھ کو مار نہ دیں بات یہ بھی ہے کہ وہ بھیڑیا مکہ مکرمہ کا تھا امریکی پروڈکٹ نہ تھا اس لئے غیرت تھی اس میں

زمین اور تحفظ ناموس رسالت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دعا کرنے والے کو زمین نے نگل لیا

عن بریدہ رضی اللہ عنہ ان رجلاقال یوم احد اللھم ان کان محمد علی الحق فاخسف بی فخسف بہ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے دن ایک شخص نے دعا کی اللہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں تو مجھے زمین میں دھنسا دے تو اسی وقت زمین میں دھنسا دیا گیا

قال الھیثمی رجالہ رجال الصحیح جلد ۶ دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۱۶۷

گستاخ کو زمین نے قبول نہ کیا

روی البیھقی عن قبیصة والحسن قالا :بلغنا وابن جریر موصولا عن ابن عمر والبیھقی عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا علی محلم بن جثامة، فمات لسبع أیام وفی الروض الأنف :مات بحمص أیام ابن الزبیر، فلفظته الأرض، وروی فلفظته الأرض مرات، فألقوہ بین صدین ودفعوا علیه الحجارة.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے ضرر فرمائی محلم کے خلاف تو وہ سات دن میں مر گیا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک مر گیا تو زمین نے اس کو باہر پھینک دیا زمین نے اس کو کئی بار باہر پھینک دیا تو انہوں نے اس کو دو چٹانوں کے درمیان نے پھینک دیا اور اوپر پتھر ڈال دیے (سبل الھدی والرشاد جلد ۱۰ ص ۲۲۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے والے کو زمین نے قبول نہ کیا

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانَ الْعَطَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ جابر السقطیّ، حدثنا

درخت بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزَرِيُّ، عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مَيِّتًا قَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ وَلَمْ تقبله الأرض

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری ذات جھوٹ بولا اس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جھنم بنالے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کوکہیں بھیجا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ پر جھوٹ باندھ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی تو وہ مرگیا اور زمین نے اس کو قبول نہ کیا

أخرجه الإمام أحمد في مسنده (2: 321) من حديث مسلم بن يسار عن أبي هريرة، وأخرجه ابن ماجه في المقدمة (4) باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم من حديث أبي سلمة عن أبي هريرة، ومن حديث معبد بن كعب عن أبي قتادة (13 :1)

سراقہ بن مالک کو زمین نے پکڑلیا

ان سراقه بن مالك ركب في طلب النبي ﷺ فلحقهم فدعا النبي ﷺ ان ترسخ قوائم فرسه فرسخت فقال يامحمد ﷺ ادع الله ان يطلق فرسي فارد عنك فقال النبي ﷺ ان كان صادقا فاطلق له فرسه فخرجت قوائم فرسه

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی تو اسلام نہیں لائے تھے تو کافروں نے ان کو روانہ کیا رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے جب یہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کیخلاف دیا کی مولا اس گھوڑے کو زمین میں دھنسا دے تو فوراً ان کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا تو عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کردیں اور میں باہر نکل آؤں تو میں ان کو بھی واپس بھیج دوں گا جو آپ کو ڈھونڈنے آ رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی یا اللہ اگر یہ سچا ہے تو اس کے گھوڑے کو چھوڑ دے تو اسی وقت گھوڑے کے پاؤں باہر نکل آئے۔ (طبقات ابن سعد جلد اول ص ۱۸۸)

شجر و حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کا ادب کرنا

سدرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

غزوہ طائف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ پیدل چل رہے تھے کہ اچانک اونگھ آ گئی راستہ میں ایک بیری کا درخت تھا اس نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آتے دیکھا تو دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تا کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند میں خلل نہ آئے

فائدہ

یہ حدیث پاک نقل کرنے کے بعد امام ماوردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ بیری جو دو حصوں میں تقسیم ہوئی ہمارے زمانے تک موجود رہی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیری کہا جاتا تھا اور ہر گزرنے والا اس سے برکت حاصل کرتا تھا (اعلام النبوۃ ص ۱۲۶)

وہ ایک بیری کا درخت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا خیال کرتا ہے کہ نیند میں خلل نہ آئے جس کے پاس آنکھیں نہیں ہیں وہ دیکھ رہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا حیا کر رہا ہے اور جس کو یہ دعوی ہو کہ اس کے پاس آنکھیں ہیں پھر بھی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا مسئلہ نہ سمجھ آئے اس سے بڑا اندھا کون ہو سکتا ہے

درخت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے حاضر ہونا

عن یعلی بن مرۃ الثقفی قال بینانحن نسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلنامنزلاً،فنام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء ت شجرۃ تشق الارض حتی غشیتہ ثم رجعت الی مکانہافلمااستیقظ ذکرت لہٗ ذلک فقالَ ھی شجرۃ استاذنت ربہاعزوجل فی ان تسلم علی فاذن لہا

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر سو گئے اچانک ایک درخت زمین کو

چیرتا ہوا آیا اس نے رسول اللہ ﷺ کو ڈھانپ لیا پھر وہ اپنی جگہ چلا گیا جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ایسے ایسے دیکھا ہے تو کریم آقا ﷺ نے فرمایا اس درخت نے اللہ تعالی سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام عرض کرے تو اللہ تعالی نے اسکو اجازت عطا فرمائی

دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۲۴۲ مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیداء بیروت

لکڑی کے تختے نے گستاخ کا منہ پھیر دیا

وافتى فقهاء القيروان واصحاب سحنون بقتل ابراهيم الفزارى ،وكان شاعرا متفننا فى كثير من العلوم ،وكان ممن يحضر مجلس القاضى ابى العباس بن طالب للمناظرة ،فرفعت عليه امور منكرة من هذا الباب فى الاستهزاء بالله وانبياءه ونبينا ﷺ فاحضر له القاضى يحى بن عمر وغيره من الفقهاء ،امر بقتله وصلبه فطعن السكين وصلب منكسا ثم انزل واحرق بالنار وحكى بعض المتاخرين انه لما رفعت خشبته وزالت عنها الايدى استدارت وحولته عن القبلة ،فكان آية للجميع وكبر الناس وجاء كلب فولغ فى دمه ،فقال يحى بن عمر صدق رسول الله ﷺ وذكر حديثا عنه انه قال لا يلغ الكلب فى دم المسلم

ابراہیم فزاری شاعر اور بہت سے علوم میں مہارت رکھتا تھا قاضی ابو العباس بن طالب کی مناظرہ کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا اس سے بہت سے گستاخی والی باتیں ثابت ہوئیں جس میں اللہ تعالی کی توہین اور انبیاء کرام اور رسول اللہ ﷺ کی توہین کی باتیں تھیں اس پر قاضی یحی بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے اور فقہاء نے اس کو عدالت میں طلب کیا اور اس کو قتل کرنے کا اور سولی دینے اور آگ میں جلانے کا حکم دیا چنانچہ اس کے پیٹ میں چھری ماری گئی اور اس کو الٹا کر کے سولی دی گئی پھر اتارا گیا اور آگ میں جلا دیا گیا بعض مورخین نے کہا کہ جب اس کو تختہ پر لٹکایا گیا اور لوگوں کے ہاتھوں سے جدا ہوا تو تختہ چکر کاٹا اور اس کا منہ قبلہ سے پھیر دیا تو

یہ تمام لوگوں کے لئے عبرت کی نشانی تھی اور لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا پھر ایک کتا آیا اور اس کے خون کو چاٹا اس یحیی بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا پھر ایک حدیث سنائی تمام لوگوں کو کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بھی کتا کسی مسلمان کا خون نہیں پیتا

الشفاء بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جلد ۲ ص ۲۲۳ مطبوعہ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور پاکستان

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک لکڑی کا تختہ گستاخ کا منہ قبلہ کی طرف نہیں رہنے دیتا اس کی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کا منہ قبلہ کی طرف رہے کیونکہ اس کا کعبہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اس لئے اس کا منہ پھیر دیا

اور اس سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ اس دور کے قاضی غیرت والے تھے جنہوں نے گستاخ کے قتل کا حکم دیا اور اس کی پھانسی کے وقت خود موجود تھے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل اسلام نے گستاخ کے قتل ہونے پر نعرے لگائے کوئی ان میں اس گستاخ کا خیر خواہ نہیں تھا

اس کو کیسے پتہ چل گیا؟

عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف حجرا بمکۃ کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفہ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پتھر کو آج بھی جانتا ہوں جو مجھ پر میرے اعلان نبوت سے پہلے سلام پڑھا کرتا تھا بے شک میں آج بھی اس کو جانتا ہوں (دلائل النبوۃ ص ۲۳۶ مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیداء بیروت لبنان)

سبحان اللہ اس پتھر نے مسئلہ ہی حل کر دیا جو لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود اعلان نبوت سے پہلے اپنے نبی ہونے کا علم نہ تھا اس پتھر نے ان کو پیغام دیا کہ میں پتھر ہو کر جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے نبی ہیں تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود نہیں جانتے

پتھر کونسا درود وسلام پڑھتے ہیں

علامہ نورالدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ

فلا یمر صلی اللہ علیہ وسلم بحجر ولا شجر الا قال الصلوۃ والسلام علیک

یارسول الله ﷺ

جس پتھر اور درخت کے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرتے تو وہ رسول اللہ ﷺ پر ان الفاظ میں درود سلام عرض کرتا الصلوة والسلام علیك یارسول الله

انسان العیون جلد اول ص ۳۲۰ مطبوعہ المکتبۃ المعروفیۃ کاسی روڈ شالدرہ کوئٹہ پاکستان

وہ شجر و حجر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں درود سلام عرض کرتے تھے مگر کسی نے اعتراض نہیں کیا کہ تم ان الفاظ میں درود و سلام نہ پڑھو ثابت ہوا انہی الفاظ کے ساتھ شجر و حجر درود سلام عرض کرتے ہیں اور ایہی اہل اسلام کا طریقہ قدیمہ ہے

اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض ہے اللہ تعالی رسول اللہ ﷺ کے صدقے میں ہمارا ایمان سلامت رکھے اور خاتمہ بالخیر فرمائے اور کعبہ مشرفہ اور مدینہ منورہ، روضہ مطہرہ کی خیر فرمائے

ماخذ و مراجع

- صحیح بخاری
- صحیح مسلم
- ابوداؤد
- مسند امام احمد بن حنبل
- دلائل النبوۃ لابی نعیم
- المعجم الکبیر للطبرانی
- الاصابہ فی تمییز الصحابہ
- بہجۃ المحافل
- مصنف عبدالرزاق
- المستدرک للحاکم
- الدرر الکامنۃ
- سیرت حلبیہ
- سبل الھدیٰ والرشاد
- الخصائص الکبری
- تاریخ الخمیس
- تفسیر کبیر للرازی
- السیف المسلول
- ملفوظات اعلیٰ حضرت
- حاشیہ الملفوظ
- تفسیر در منثور لسیوطی
- تفسیر روح البیان
- عمدۃ التحقیق فی بشائر آل الصدیق
- الدر المنضود
- عون المعبود
- فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ
- ضیائے حرم
- عشق رسول ﷺ
- مقابیس المجالس
- تفسیر بغوی
- مواہب الدنیہ
- زرقانی شریف
- بزم جاناں
- القول البدیع
- مصباح الظلام
- شفاء السقیم بمولد النبی الکریم
- شرف النبی ﷺ
- فتوح الشام

علامہ مفتی ضیاء احمد قادری رضوی کی دیگر کتب

مکتبہ طلع البدر علینا

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور